۲۸
نقلی ناگ کی سازش
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قوسں پبلی کیشنز

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

نقلی ناگ کی سازش

اے حمید

قوسں پبلی کیشنز

۱۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۔ ۸

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فہرست

- ماریا ___ جادوگر پجاری کی غلام
- نقلی ناگ کی سازش
- عنبر بابل کے کنویں میں
- بغداد میں قتلِ عام
- ناگ ہاتھی اور شہزادی

قیمت ۵ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

باراوّل ۱۹۸۰ء

ناشر: مبارک انور۔ قوس پبلی کیشنز۔ لاہور

طابع: تاج دین پرنٹرز لاہور

پیارے دوستو!

اس وقت عنبر اپنے دوست سادھو اور راجکمار کے ساتھ کوہ ہمالیہ کے دامن میں ایک پہاڑی مندر کے اوپر جنگل میں ہے اور ماریا کو جادوگر پجاری نے جادو کے زور سے اپنا غلام بنا کر ایک کوٹھڑی میں قید کر رکھا ہے۔ ماریا کسی کو نہیں پہچانتی۔ اس کی یادداشت کھو گئی ہے اور عنبر اسے جادوگر کے جادو سے نجات دلانے کی کوشش میں سادھو اور راجکمار سے مشورہ کرتا ہے۔ سادھو کہتا ہے کہ اگر وہ مندر کی دیوی کی مورتی کو توڑ ڈالے تو ہو سکتا ہے ماریا کا جادو ٹوٹ جائے مگر مورتی ٹوٹ جانے سے ہو سکتا ہے ایسا زلزلہ آ جائے کہ یہ سارا پہاڑ زمین کے اندر دھنس جائے لیکن عنبر کہتا ہے، میں مسلمان ہوں۔ میرا کام ہی بُتوں کو توڑنا ہے اور وہ مورتی کو توڑنے مندر کی طرف جاتا ہے۔

پھر کیا ہوتا ہے؟ یہ آپ ورق اُلٹ کر خود ہی پڑھ لیں گے۔

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا — جادوگر پجاری کی غلام

عنبر جنگل میں کالے پتھر کے چشمے پر آگیا۔

سادھو اور راجکمار اس کا انتظار کر رہے تھے۔ عنبر نے آکر انہیں بتایا کہ اس کی بہن ماریا پر جادوگر پجاری نے بڑا خوفناک جادو کر رکھا ہے اور وہ اسے بالکل نہیں پہچانتی بلکہ وہ اسے مارنے کو دوڑی تھی۔ سادھو نے کہا کہ اس وقت ہمیں آرام سے سو جانا چاہیے۔ صبح اُٹھ کر کوئی بات سوچیں گے۔ رات کا ایک پہر باقی تھا۔ عنبر جاگتا رہا۔ سادھو اور راجکمار سو گئے۔ عنبر یہی سوچتا رہا کہ ماریا کو جادوگر پجاری کے جادو سے کیسے نجات دلائی جا سکتی ہے۔ یہ کم بخت پجاری کوئی بہت بڑا جادوگر تھا۔ اگر سادھو اور راجکمار اپنا دوست کُندن ہاتھی لے کر اس کی مدد کو نہ آتے تو وہ نہ جانے کب تک اندھے کنوئیں میں پڑا رہتا۔

سورج نکلا۔ جنگل میں روشنی ہو گئی۔ چڑیاں چہچہانے لگیں۔ چشمے پر منہ ہاتھ دھونے کے بعد ان تینوں نے جنگلی پھلوں کا ناشتہ کیا اور پھر ماریا کے بارے میں سوچنے لگے۔ سادھو نے کہا۔

"جادوگر پجاری کے جادو کا کوئی توڑ نہیں ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"میں نے اس کی مورتی کو پاش پاش کر ڈالا ہے۔ یہی مورتی اسے آنے والے واقعات کی خبر دیتی ہے۔ اب ہم اس کے جادو کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔"

سادھو بولا۔

"اب وہ ہمارے ٹھکانے کا پتہ نہیں چلا سکے گا۔ لیکن ہم اس کے جادو کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر ہے وہ اگر اس پہاڑ کو حکم دے تو ہمارے سر پر آکر گر پڑے۔"

عنبر نے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے۔ پہاڑ اللہ کے حکم کے پابند ہیں۔ انہیں سوائے اللہ کے اور کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتا۔ تم پجاری کے جادو سے بہت زیادہ ڈرتے ہو۔"

سادھو نے کہا۔

"اس نے تمہیں بھی تو کنوئیں میں ڈال دیا تھا اور تم وہیں پڑے ہوئے تھے۔ تمہاری بہن ماریا پر بھی اس نے کوئی زبردست جادو کر رکھا ہے اور وہ اپنی یادداشت بھی بھول گئی ہے۔"

راجکمار نے کہا۔

"اگر ہم کسی طرح جادوگر پجاری کو مار ڈالیں تو اس کا جادو ختم ہو سکتا ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ پہلے اس نے مجھے جادو سے نہیں بلکہ دھوکے سے کنوئیں میں گرایا تھا۔ اس کا جادو مجھ پر نہیں چل سکتا۔"

سادھو نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیوں بھائی تم پر کیوں نہیں چل سکتا؟ کیا تم کوئی دیوتا ہو؟"
عنبر نے کہا۔

"ہاں تم یہی سمجھ لو کہ میں دیوتا ہوں۔"
سادھو بولا۔

"تو پھر تم اپنے آپ کنویں میں سے کیوں نہیں نکل آئے؟"
عنبر بولا۔

"بس اسی جگہ آ کر میں مجبور ہو جاتا ہوں۔ میرے ساتھ ایک ہی کمزوری ہے کہ اگر میں کسی کنویں میں گر پڑوں تو اپنے آپ وہاں سے نہیں نکل سکتا۔ ہاں میں وہاں مر نہیں سکتا۔"
سادھو نے مذاق کیا۔

"کیا تم نے زندہ رہنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟"
عنبر بولا۔

"یہی سمجھ لو بھائی کہ میں ابھی پانچ ہزار سال تک نہیں مر سکتا۔"
سادھو بولا۔

"راجکمار بھی تمہارے بارے میں یہی کہتا تھا کہ تم مر نہیں سکتے۔ میں نے خود بھی دیکھ لیا ہے کہ کنویں میں اتنی دیر پڑا رہنے کے بعد تم زندہ باہر نکل آئے۔ مگر مجھے یقین نہیں آتا۔ اس دنیا میں جو انسان بھی پیدا ہوا ہے۔ موت اس کے سر پہ منڈلا رہی ہے۔ کیا تم اپنے دعوے کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو۔"
عنبر کہنے لگا۔

"میں نے کبھی ایسا کیا نہیں۔ لیکن تم نے مجھے کنویں سے باہر نکالا ہے۔ میں تمہارا احسان مند ہوں۔ تمہیں اپنے نہ مر سکنے کا ثبوت ضرور دوں گا۔"

عنبر نے سادھو سے پوچھا کہ وہ کس طرح کا ثبوت چاہتا ہے۔ سادھو مسکرا رہا تھا۔ بولا۔

"تم اس چشمے میں غوطہ لگاؤ اور جب تک میں پانی میں پتھر نہ پھینکوں باہر نہیں نکلنا۔ کیا تمہیں منظور ہے؟"
عنبر نے ہنس کر کہا۔

"مجھے منظور ہے۔"

راجکمار بھی اس مقابلے میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا۔ عنبر نے چشمے میں چھلانگ لگائی اور پانی میں ڈبکی لگا گیا۔ پانی اوپر سے مل گیا۔ ایک منٹ دو منٹ، دس منٹ ـــ جب عنبر کو پانی کے اندر گئے بیس منٹ گزر گئے تو راجکمار نے کچھ پریشان ہو کر کہا۔

"بھائی پتھر پھینکو۔ اب کافی دیر ہو گئی ہے۔"
سادھو ہنس کر بولا۔

"میں پورا ثبوت چاہتا ہوں۔ ابھی بیس منٹ اور انتظار کرنا ہوگا۔"

جب پورے چالیس منٹ گزر گئے تو سادھو نے پتھر اٹھا کر چشمے کے پانی میں پھینکا۔ اس کے ساتھ ہی عنبر پانی کے اندر سے سر باہر نکال کر چشمے سے باہر آ گیا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اس پہ پانی کا ذرا سا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس نے ابھی ڈبکی لی تھی اور ابھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر نکل آیا ہے۔ سادھو اس کی طرف آنکھیں کھولے حیرت سے تک رہا تھا۔ اس نے عنبر کے آگے ہاتھ جوڑ کر سر جھکا دیا۔

"تم سچ مچ آکاش کے دیوتا ہو۔ میں تمہارے آگے اپنا سر جھکاتا ہوں۔"

عنبر نے سادھو کا سر اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بھائی سجدہ صرف خدا کے آگے کرنا چاہیے۔ میں تو اس کا ادنیٰ بندہ ہوں۔ ہاں اس نے اپنی رحمت سے مجھے کچھ عرصے کے لیے غیر فانی بنا دیا ہے۔ اچھا یہ بتاؤ اب تو تمہیں یقین آگیا ہے نا کہ میں مر نہیں سکتا۔"

سادھو نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"بالکل مہاراج بالکل۔ آپ امر ہیں۔ کبھی نہیں مر سکتے۔"

راجکمار بولا۔

"میں نے پہلے نہیں آپ سے کہا تھا کہ عنبر نے موت کو شکست دے دی ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"اب بتاؤ کیا میں جادوگر پجاری کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

"ضرور کر سکتے ہیں مہاراج، ضرور کر سکتے ہیں۔ آپ نے اتنی زبردست طاقت والی دیوی کی مورتی کو پاش پاش کر دیا اور وہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ بھلا جادوگر پجاری آپ کا کیا مقابلہ کر سکے گا۔ آپ اسے جا کر ختم کریں تاکہ آپ کی بہن ماریا جادو کی مصیبت سے چھوٹے اور ہم راجکمار کو چل کر اس کے تخت پر بٹھائیں اور وزیر کو اس کے ظلم کا مزہ چکھائیں۔"

"ایسا ہی ہوگا، آؤ میرے ساتھ۔"

سادھو نے کہا۔

"ہم آپ کے ساتھ کیوں جائیں گے۔ جادوگر پجاری ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

عنبر نے ہنس کر کہا۔

"تم لوگ پیچھے رہنا اور تماشہ دیکھنا کہ میرا اور جادوگر پجاری کا مقابلہ کیسے ہوتا ہے۔"

عنبر نے سادھو اور راجکمار کو ساتھ لیا اور مندر کی طرف چل پڑا۔

اُدھر آدھی رات کے بعد جادوگر پجاری وزیر کے محل سے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر پہاڑیوں اور جنگلوں پر اُڑتا واپس اپنے مندر میں آگیا۔ جب وہ دیوی کی کوٹھڑی کے قریب سے گزرا تو اسے اندر سے لال لال خون بہتا دکھائی دیا۔ وہ گھبرا کر کوٹھڑی میں گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ دیوی کی مورتی کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں اور ان ٹکڑوں میں سے خون نکل رہا ہے۔ پجاری سر پیٹ کر رہ گیا۔

"ہے بھگوان! یہ کیا ہوگیا؟ دیوی کو کس نے ہلاک کر دیا۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں اسے بھسم کر دوں گا۔"

پجاری جادوگر غصے میں آگ بگولا ہو کر باہر نکلا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ وہ سیدھا ماریا کی کوٹھڑی میں گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کا بھی تالا ٹوٹا ہوا ہے۔ مگر ماریا اندر موجود تھی مگر اس کے بال پریشان تھے۔ آنکھوں سے نیلی چنگاریاں پھوٹ رہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیں۔ جادوگر پجاری نے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے؟ دیوی کی مورتی کس نے توڑی ہے۔"

ماریا اپنی نیلی نیلی آنکھوں سے جادوگر پجاری کو تکنے لگی۔ پھر بولی۔

"مجھے کچھ یاد نہیں۔"

جادوگر پجاری نے اپنا سر پکڑ لیا۔ اب اسے یاد آیا کہ ماریا کی تو کوئی یادداشت ہی نہیں ہے۔ پھر اس نے پوچھا۔

"یہ تالہ کس نے توڑا ہے؟ تم غصے میں کیوں ہو؟ یہاں کون آیا تھا؟"

ماریا جادوگر پجاری کو نیلی نیلی آنکھوں سے تکتی رہی اور بولی۔

"مجھے کچھ یاد نہیں۔"

جادوگر پجاری نے منتر پڑھ کر ماریا پر پھونک ماری۔ ماریا کے ہاتھ میں ایک لمبی تیز دھار والی تلوار آگئی۔ جادوگر پجاری نے کہا۔

"میرے حکم کا انتظار کرو۔"

جادوگر پجاری اپنے مندر میں آگیا۔ ساری رات وہ پریشان رہا۔ صبح ہوئی تو اس کو عنبر کا خیال آیا کہ کہیں وہ کسی طریقے سے کنوئیں سے نہ نکل گیا ہو اور جا کر دیوی کی مورتی کو ٹکڑے ٹکڑے کر آیا ہو۔ جادوگر پجاری مندر سے نکل کر پیچھے آگیا۔ سورج کی روشنی درختوں میں سے چھن چھن کر کنوئیں پر پڑ رہی تھی۔ پتھر اس طرح کنوئیں کے اوپر پڑا تھا۔۔۔ جادوگر پجاری نے منتر پھونک کر پتھر کی طرف اشارہ کیا تو وہ اپنی جگہ پر سے غائب ہو گیا۔ جادوگر پجاری نے کنوئیں میں جھانک کر دیکھا۔

اس کی آنکھوں سے روشنی نکل کر کنوئیں میں پڑی۔ کنواں لال روشنی سے جگمگا اٹھا۔ کنواں خالی تھا۔ جادوگر پجاری کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ عنبر بھاگ چکا تھا۔ مگر وہ اتنے بھاری پتھر کو ہٹا کر کیسے فرار ہو گیا!

جادوگر پجاری اب دیوی سے بھی مدد نہیں لے سکتا تھا۔ کیونکہ دیوی کا بت پاش پاش ہو چکا تھا۔ اسے ایسا لگا۔ جیسے اس کی جادو کی سلطنت ختم ہو رہی ہے۔ وہ راجکمار کو بھی نہیں تلاش کر سکا۔ وزیر کی نظروں میں اس کی عزت گھٹ جائے گی۔ جادوگر پجاری پریشان ہو گیا۔ وہ سیدھا اپنی کوٹھڑی میں گیا اور چبوترے پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور جادوگروں کی سب سے بڑی دیوی پرتھال کے منتر پڑھنے لگا۔ جب وہ منتر پڑھ چکا تو دیوی پرتھال اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ دیوی پرتھال کا رنگ سیاہ تھا۔ آنکھیں لال تھیں اور سر کے اوپر بالوں کی جگہ سانپ لٹک رہے تھے۔ جادوگر پجاری نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"دیوی پرتھال! ایک مسلمان نے دیوی کا بت توڑ کر میری آدھی طاقت ختم کر دی ہے۔ وزیر مجھ سے ناراض ہے۔ میں راجکمار کو تلاش کر کے اس کے حوالے نہیں کر سکا۔ میری مدد کرو۔"

دیوی پرتھال اپنے لمبے دانت نکال کر ہنسی اور خرخراہٹ ایسی آواز کے ساتھ بولی۔

"اے خبیث دوست! تیرا جادو تجھے دھوکہ دے گیا۔ ایک مسلمان کے آگے دیوی کا بت نہیں ٹھہر سکا۔ مسلمان بتوں کو توڑنے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیے دنیا میں آتا ہے۔"

جادو گر پجاری نے کہا۔

"اے دیوی! ابھی ماریا میرے قبضے میں ہے اور میرا جادو میرے پاس ہے۔ میں مر نہیں سکتا۔"

دیوی بولی۔

"مگر اس جگہ تمہاری زندگی کے دن پورے ہو گئے ہیں۔ اگر تم زیادہ دیر یہاں ٹھہرے تو وہی مسلمان جس نے تمہاری دیوی کا بت توڑا ہے وہ تمہیں بھی ہلاک کر دے گا۔"

جادو گر پجاری نے گڑگڑا کر کہا۔

"اے دیوی! مجھے اس مسلمان عنبر سے بچا لے۔ بتائیں کیا کروں، اور کہاں جاؤں؟"

دیوی پرتھال نے کہا۔

"ماریا تیرا آخری سہارا ہے۔ اسے ساتھ لے کر یہاں سے فرار ہو جا۔"

جادو گر پجاری نے پوچھا۔

"میں کہاں جاؤں اے دیوی! اور ماریا کو میرے ساتھ دیکھ کر دوسرے لوگ مجھ پر شک کریں گے کہ میں اس لڑکی کو اغوا کر کے لے جا رہا ہوں۔"

دیوی پرتھال نے اپنی انگوٹھی اتار کر جادو گر پجاری کی طرف پھینکی اور کہا۔

"اس انگوٹھی کو اپنی انگلی میں پہن لے، تو جب اشارہ کرے گا،

ماریا غائب ہو کر تمہارے ساتھ چلے گا اور جب اشارہ کرے گا وہ ظاہر ہو جائے گی۔ جب وہ غائب ہو گی تو صرف تم اسے دیکھ سکو گے دوسرا کوئی اسے نہیں دیکھ سکے گا۔ تمہاری موت چلی آ رہی ہے۔ اس وقت یہاں سے بھاگ جا اور ملک بغداد کے شمال میں کالا پہاڑ ہے۔ وہاں آگ کی پوجا کرنے والوں کا ایک شہر آباد ہے۔ اس میں آتش پرستوں کا ایک مندر ہے۔ اس کی پجارن کا نام کوکلاں ہے۔ اس کو جا کر میرا نام دینا، وہ تمہاری مدد کرے گی اور تمہیں تمہارے دشمن عنبر سے محفوظ کر کے اپنے پاس رکھے گی۔"

جادو گر پجاری نے کہا۔

"کیا میں عنبر کو ہلاک کر کے دیوی کا بدلہ لے سکوں گا؟"

دیوی پرتھال نے کہا۔

"یہ وقت آنے پر معلوم ہو گا۔"

اتنا کہہ کر دیوی غائب ہو گئی۔ جادو گر پجاری فوراً باہر آ گیا۔ اس نے اپنا گھوڑا نکالا۔ اس پر زین کسی اور درخت کے ساتھ باندھ کر سیدھا اوپر ماریا کی کوٹھڑی میں گیا۔ ماریا تلوار ہاتھ میں لیے کوٹھڑی کے اندر ایک بت کی طرح کھڑی تھی۔ جادو گر پجاری نے دیوی پرتھال کی انگوٹھی والے ہاتھ کا اشارہ کر کے ماریا سے کہا۔

"ماریا! اس انگوٹھی کے حکم پر غائب ہو جا۔"

ماریا ایک دم غائب ہو گئی۔ مگر جادو گر پجاری اسے دیکھ رہا تھا۔ پہلے تو جادو گر پجاری کو یقین نہ آیا کہ ماریا غائب ہو گئی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیونکہ وہ تو اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر ماریا کو ہاتھ لگایا تو اس کا ہاتھ ماریا کے جسم کو نہ لگ سکا۔ جس سے اس نے اندازہ لگایا کہ ماریا روشنی کی کرنوں میں تبدیل ہو کر غائب ہو چکی ہے اور صرف اس کو ہی نظر آ رہی ہے۔ جادوگر پجاری نے ماریا کو حکم دیا کہ نیچے جا کر گھوڑے کی گردن پر بیٹھ جاؤ۔ وہ جانتا تھا کہ گھوڑے کو ذرا سا بھی دباؤ محسوس نہیں ہو گا۔ ماریا چٹان کے اوپر سے اتر کر جادوگر کے گھوڑے کی گردن پر آ کر بیٹھ گئی۔ جادوگر بھی گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے گھوڑے کو اڑنے کا حکم دیا۔ گھوڑا جادوگر اور ماریا کو لے کر اُڑ گیا۔

رات کے اندھیرے میں جادوگر کا اُڑنے والا گھوڑا اسے لیکر ملک بغداد کی طرف اُڑنے لگا۔

ادھر عنبر سادھو اور راجکمار جب چٹان کے اوپر مندر میں پہنچے، تو انہیں معلوم ہوا کہ جادوگر پجاری وہاں سے جا چکا ہے۔ وہ بھاگے بھاگے ماریا کی جھونپڑی میں گئے، وہ بھی خالی تھی۔ ماریا بھی جا چکی تھی، عنبر نے کہا۔

"جادوگر پجاری بھاگ گیا ہے اور وہ ماریا کو بھی اپنے قبضے میں کر کے لے گیا ہے۔"

راجکمار نے کہا۔

"وہ کہاں جا سکتا ہے؟"

سادھو بولا۔ "اس بات کا کھوج لگایا جا سکتا ہے۔"

عنبر بولا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم جادوگر پجاری کا کھوج لگا کر رہیں گے۔ کیونکہ مجھے اپنی بہن ماریا کو اس کے قبضے سے آزاد کرانا ہے۔ لیکن اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ راجکمار کو اس کا تاج و تخت واپس دلایا جائے اور غدار وزیر کو اس کی غداری کی سزا دی جائے۔"

سادھو بولا۔ "میں آپ کے ساتھ ہوں۔"

راجکمار کہنے لگا۔

"آپ لوگ میری خاطر کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ میرا کیا ہے، میں کسی دوسرے ملک میں جا کر زندگی گذار لوں گا۔"

عنبر نے کہا۔

"نہیں — تمہیں اپنا حق نہیں چھوڑنا چاہیے اور پھر وزیر ایک ظالم راجہ ہے۔ وہ رعایا کے لیے مصیبت بن گیا ہے۔ رعایا کو تمہاری ضرورت ہے تاکہ ان کے ساتھ انصاف ہو اور وہ خوش حال رہیں۔ رعایا تمہیں واپس بلا رہی ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔"

سادھو بولا۔

"ہمیں بڑی ہوشیاری سے کوئی قدم اٹھانا ہو گا۔ کیونکہ ہماری کسی غلط چال سے راجکمار کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ وزیر بڑا مکار ہے۔ اس نے دولت اور عہدے دے کر دربار کے سارے امیروں کو اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ کوئی بھی اس حالت میں راجکمار کی حمایت نہیں کرے گا۔ جب کہ انہیں معلوم ہے کہ حکومت وزیر کے ہاتھ میں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کچھ سوچ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایک ترکیب سے شاہی محل میں داخل ہوتے ہیں۔"

عنبر نے سادھو اور راجکمار کو اپنی اسکیم سمجھائی اور وہ لوگ راتوں رات سفر کرتے ریاست کے شہر سے باہر آ گئے۔ شہر کا دروازہ ابھی نہیں کھلا تھا۔ کیونکہ ابھی دن پوری طرح سے نہیں نکلا تھا۔ جب دن نکلا ۔۔۔ دروازہ کھلا تو عنبر اور راجکمار تو وہیں گھنے درختوں میں چھپ کر بیٹھے رہے اور سادھو کو شہر کی طرف روانہ کر دیا۔ سادھو کو کسی نے بھی نہ روکا۔ وہ ایک گھنٹے بعد شہر سے واپس آیا تو وہ اپنے ساتھ شہر سے ایک گول ٹوکرا اور سات تلواریں اور ایک زنانہ لباس بھی خرید کر لایا تھا۔ زنانہ لباس راجکمار کو پہنا دیا گیا۔ وہ لڑکے سے ایک دم لڑکی بن گیا اور ایسی لڑکی بنا کہ دیکھنے والے کو ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ لڑکی نہیں بلکہ لڑکا ہے۔ راجکمار کے سر پر لمبے نقلی بال لگا دیے گئے۔ ماتھے پر تلک لگا دیا گلے میں موتیوں کی مالا اور ہاتھوں میں کنگن پہنائے گئے۔ ساڑھی پہن کر وہ بالکل عورت بن گیا۔ اُدھر عنبر نے سادھوؤں والا حلیہ بنا لیا۔

اس حالت میں کہ وہ دو سادھو تھے اور ایک لڑکی ان کے ساتھ تھی وہ اپنے آپ کو تماشہ دکھانے والے بازی گر کہہ کر شہر کے اندر داخل ہو گئے۔ کسی نے بھی ان پر شک نہ کیا کہ ان میں سے جو لڑکی ہے، وہ راجکمار ہے۔ جاتے ہی انہوں نے شہر کے چوک میں تماشہ دکھانا شروع کر دیا۔ سادھو نے مرلی بجا کر لوگوں کو اکٹھا کیا۔ راجکمار نے لڑکی کی شکل میں ڈانس دکھایا۔ پھر عنبر ٹوکرے میں بیٹھ گیا۔ اوپر ۔۔۔ ٹوکرے کا منہ بند کر دیا گیا۔ سادھو نے اعلان کیا۔

"بھائیو! میرا دوست ٹوکرے میں بند ہے۔ میں اس ٹوکرے سے سات تلواریں پار کر دوں گا۔ مگر میرا دوست زندہ سلامت رہے گا۔"

سادھو نے ٹوکرے میں ایک ایک کر کے سات تلواریں پار کر دیں۔ اندر تلوار آتی تو عنبر اسے دوسری طرف کر دیتا تھا۔ جب عنبر ٹوکرے سے صحیح سلامت باہر نکلا تو لوگوں نے تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سادھو نے راجکمار کا ڈانس دکھانا شروع کیا۔ اس عرصے میں عنبر سادھو کی شکل میں لوگوں کے قریب چلا گیا۔ پھر ایک بوڑھے آدمی سے آہستہ سے کہا۔

"سنا ہے راجکمار رعایا کی مدد کرنے آ گیا ہے۔"

اس آدمی نے پوچھا۔ "کیا ہمارا راجکمار آ گیا ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"سنا تو میں نے بھی ہے کہ راجکمار ظالم وزیر کے ظلم سے نجات دلانے شہر میں آ چکا ہے۔"

سادھو عنبر اور راجکمار تماشہ ختم کر کے شہر میں آگے نکل گئے۔ اور لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ راجکمار آ گیا ہے۔ راجکمار انہیں وزیر کے ظلم سے نجات دلانے آ گیا ہے۔ عنبر راجکمار سادھو یہی چاہتے تھے کہ شہر میں افواہ پھیلا کر لوگوں کو بغاوت کے لیے تیار کر دیں۔ جہاں جہاں انہوں نے تماشہ دکھایا، انہوں نے لوگوں میں یہی افواہ پھونک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دی کہ راجکمار شہر میں آگیا ہے۔ ہوتے ہوتے یہ خبر وزیر تک بھی پہنچ گئی کہ شہر میں لوگ باتیں کر رہے ہیں کہ راجکمار آگیا ہے۔ وزیر نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اگر وہ خود آ رہا ہے تو اُسے آنے دو۔ میرے جلّاد کی تلوار اس کی گردن کے خون کی پیاسی ہے اور انتظار کر رہی ہے۔"

خوشامدی درباریوں نے کہا۔

"ہم بھی راجکمار کے خون کے پیاسے ہیں۔"

لیکن ان میں ایک بوڑھا نجومی بھی تھا جس نے حساب لگا کر رات ہی کو معلوم کر لیا تھا کہ راجکمار شہر میں داخل ہو چکا ہے۔ وہ اوپر سے وزیر کی ہاں میں ہاں ملاتا تھا لیکن دل سے راجکمار کے ساتھ تھا۔ وزیر نے سات روز بعد راجہ بن کر تخت پر بیٹھنا تھا۔ اس نے شاہی نجومی کو بُلا کر کہا۔

"ذرا حساب لگا کر بتائیں کہ کیا راجکمار شہر میں داخل ہو گیا ہے؟"

اندر سے وزیر بھی خوف کھا رہا تھا۔ کیونکہ رعایا اپنے راجکمار سے اب بھی پیار کرتی تھی اور وزیر کے ظلم و ستم سے تنگ آچکی تھی۔ شاہی نجومی نے حساب لگایا تو ستاروں نے اسے بتایا کہ راجکمار اس وقت شہر کے اندر ایک عورت کے رُوپ میں موجود ہے اگر وہ وزیر کو بتا دیتا تو وہ اسی وقت شہر کی تمام عورتوں کی تلاشی کا حکم دے دیتا اور پھر راجکمار پکڑا جاتا اور اسے فوراً قتل کر دیا جاتا۔ لیکن شاہی نجومی دل سے راجکمار کے ساتھ تھا، اس نے کہا۔

"مہاراج! میرا حساب بتاتا ہے کہ راجکمار اس وقت شہر سے ہزاروں

میل دور ایک سمندری جزیرے میں بیمار پڑا ہے اور مرنے والا ہے۔"

وزیر بڑا خوش ہوا۔ اس نے شاہی نجومی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"ہمیں یہ سن کر خوشی ہوئی۔ اب یہ بتاؤ کہ ہماری تاجپوشی کا دن خیریت سے گزر جائے گا اور کوئی ہنگامہ تو نہیں ہوگا؟"

شاہی نجومی نے حساب لگایا تو ستاروں کے حساب نے بتایا کہ تاجپوشی والے دن وزیر زندہ نہیں ہوگا۔ شاہی نجومی چونک پڑا۔ وزیر نے جلدی سے پوچھا۔

"کیوں کیا کوئی بُری خبر ہے تم چونکے کیوں ہو؟"

شاہی نجومی نے کہا۔

"مَیں خوشی سے چونکا تھا حضور! کیونکہ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ تاجپوشی کے دن آپ زندہ سلامت اور شاہی تاج میں بڑے خُوب صورت لگ رہے ہیں۔"

وزیر نے خوش ہو کر شاہی نجومی کو موتیوں کے ہار انعام میں دے کر رخصت کیا۔ نجومی نے دل میں کہا۔

"تاج پوشی سے پہلے میں تمہاری لاش سڑکوں پر گھسٹتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نقلی ناگ کی سازش

عنبر، سادھو اور راجکمار کو بازی گروں کے بھیس میں شہر میں آئے، تیسرا دن تھا۔ وزیر کی تاجپوشی میں چار دن باقی رہ گئے تھے، شہر میں لوگوں کو کوئی خوشی نہیں تھی۔ مگر وزیر نے شاہی محل میں رات کو چراغ روشن کرنے کا حکم دے رکھا تھا۔ شاہی محل میں روزانہ کھیل تماشے ہوتے تھے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ محل کے ارد گرد سخت پہرہ بھی لگا تھا۔ کیونکہ وزیر کو معلوم تھا کہ راجکمار ابھی پکڑا نہیں جا سکا اور کہیں وہ اس کے لیے مصیبت نہ بن جائے۔

عنبر اور سادھو بھی تماشہ دکھاتے دکھاتے شاہی محل کے دروازے پر آ گئے۔ راجکمار بھی عورت کے بھیس میں ان کے ساتھ تھا۔ پہریدار نے روکا تو انہوں نے کہا کہ وہ وزیر صاحب کو ایک انوکھا تماشہ دکھانے چاہتے ہیں۔ بات وزیر تک پہنچی۔ اس نے تاجپوشی کی خوشی میں اجازت دے دی اور حکم دیا کہ تماشہ دکھانے والوں کو شاہی محل میں پہنچا دیا جائے۔ عنبر بہت خوش ہوا۔ وہ یہی چاہتے تھے کہ کسی طرح محل کے اندر پہنچ جائیں۔

انہیں دربار میں وزیر کے سامنے پیش کیا گیا۔ عورت کے لباس میں راجکمار کو کوئی بھی نہ پہچان سکا۔ لیکن شاہی نجومی نے راجکمار

کو پہچان لیا۔ اس کے حساب نے اسے بتا دیا کہ راجکمار اسی بازی گروں کی ٹولی میں عورت کے روپ میں موجود ہے۔ وہ بڑا خوش ہوا، اور وقت کا انتظار کرنے لگا۔ وزیر کی موت کا وقت قریب آ گیا تھا۔

عنبر اور سادھو نے وزیر کو سلام کیا۔ وزیر نے کہا۔

"تم کس ملک کے بازی گر ہو؟ سنا ہے تم کوئی انوکھا تماشہ دکھانا چاہتے ہو؟"

عنبر نے کہا۔

"ہم ملک افریقہ سے آئے ہیں، مہاراج اور ہم آپ کو ایک ایسا تماشہ دکھائیں گے جو آپ نے آج تک نہ دیکھا ہوگا۔"

وزیر نے راجکمار کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ لڑکی تمہاری کیا لگتی ہے؟"

سادھو نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "مہاراج! یہ میری بیٹی ہے۔"

وزیر بولا۔ "کیا یہ بھی کوئی تماشہ دکھائے گی!"

سادھو بولا: "مہاراج یہ صرف ڈانس کرتی ہے۔"

وزیر نے کہا۔ "یہ بولتی کیوں نہیں؟"

سادھو نے کہا۔ "مہاراج یہ گونگی ہے بول نہیں سکتی۔"

یہ بات پہلے ہی انہوں نے آپس میں پکی کر لی تھی کہ راج کمار کو وہاں گونگی عورت بنانا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وزیر راج کمار کی آواز سے اسے پہچان لے۔ وزیر نے کہا۔

"ہمیں افسوس ہے۔ اچھا اب تماشہ دکھاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سادھو نے کہا۔

"مہاراج! میرا یہ بھائی بند ٹوکرے میں بیٹھ جائے گا۔ میں ٹوکرے میں سات تلواریں آر پار کر دوں گا مگر میرا بھائی زندہ باہر نکل آئیگا۔"

وزیر نے کہا۔ "لیکن ٹوکرے میں تلواریں ہمارا آدمی ڈالے گا۔"

عنبر نے کہا۔ "مجھے منظور ہے مہاراج!"

اس وقت عنبر ٹوکرے میں بیٹھ گیا۔ اوپر سے ٹوکرے کا منہ بند کر دیا گیا۔ وزیر کے حکم سے جلّاد سامنے آگیا۔ اس نے سات تلواریں اپنے پاس رکھ لیں اور ایک ایک کر کے زور سے ساری کی ساری تلواریں ٹوکرے کے آر پار کر دیں۔ ٹوکرے کے اندر عنبر تلواروں میں پھنسا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد تلواریں باہر کھینچ لی گئیں۔ ٹوکرے کا منہ کھول دیا گیا۔ عنبر مسکراتا ہوا باہر نکل آیا۔ دربار میں لوگ تالیاں بجانے لگے۔ وزیر بھی بڑا خوش ہوا۔ جلّاد کو بڑا غصہ آیا۔ کہ اس نے تو تین تلواریں عنبر کے جسم میں داخل کر دی تھیں۔ پھر یہ کیوں کر زندہ رہا۔ اس نے جھک کر وزیر سے کہا۔

"مہاراج! انہوں نے دھوکے بازی کی ہے۔ اگر یہ شخص ٹوکرے کے اندر زندہ رہ سکتا ہے تو پھر اسے باہر بھی تلوار کا وار کھا کر زندہ رہنا چاہیے۔"

وزیر نے سادھو سے کہا۔ "کیا تمہارا دوست میرے جلّاد کی تلوار کا وار سہہ کر بھی زندہ رہ سکتا ہے؟"

سادھو نے کہا۔ "مہاراج اس میں ذرا خطرہ ہے۔"

عنبر بول اٹھا۔ "نہیں مہاراج! کوئی خطرہ نہیں۔ میں آپ کے جلّاد کا وار کھا کر زندہ رہوں گا۔ لیکن میری ایک شرط ہے۔"

"وہ کیا، بیان کرو۔" وزیر نے پوچھا۔

عنبر نے کہا۔ "شرط یہ ہے کہ اگر میں جلّاد کی تلوار کا وار کھانے کے بعد بھی زندہ رہا تو پھر مجھے بھی اجازت دی جائے کہ میں بھی جلّاد پہ ایک وار کروں۔"

وزیر نے کہا۔ "اجازت ہے۔"

جلّاد کانپ اٹھا۔ وہ یہ شرط قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مگر وزیر نے حکم دے دیا تھا۔ اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ دربار سے بھاگ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ تو خوف کے مارے کانپنے لگا۔ وزیر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اے شاہی جلّاد! ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنی خواہش پوری کرو اور اس سادھو کے بھائی پر تلوار چلاؤ۔"

جلّاد نے سوچا آخر وہ بھی انسان ہے، اس کی تلوار کا وار کھا کر کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ اس نے ہزاروں انسانوں کی گردنیں اتاری تھیں۔ وہ تلوار لے کر بیچ میں آ گیا۔ سادھو اور راج کمار ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ عنبر نے کہا۔

"اے جلّاد! تم میرے جسم کے کس حصے پر تلوار چلانا پسند کرو گے؟"

جلّاد کے ہاتھ میں بڑی لمبی بھاری اور تیز دھار والی تلوار تھی۔ اس نے تلوار اٹھا کر کہا۔ "میں تمہاری گردن پر وار کروں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جیسے تمہاری مرضی۔" عنبر نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اپنی گردن جھکا دی۔ جلاد ایک قدم آگے بڑھ کر آیا۔ تلوار کی دھار عنبر کی گردن پر رکھی۔ پھر اسے اوپر اٹھا کر ہاتھ میں تلوار کو تولا۔ دوسری بار تلوار پھر گردن پر رکھی اور دونوں ہاتھوں سے دستہ پکڑ کر تلوار کو اپنے سر سے اوپر تک لے جا کر ایک چیخ ماری اور پوری طاقت کے ساتھ تلوار عنبر کی گردن پر مار دی۔ کھٹاک کی آواز آئی۔ جیسے پہاڑی سے گرا ہوا پتھر کسی لوہے کی چٹان سے ٹکرایا ہو اور تلوار دو ٹکڑے ہو کر گر پڑی۔ صرف دستہ جلاد کے ہاتھ میں رہ گیا۔ عنبر نے سر اٹھا لیا۔ اس کی گردن پر ایک خراش تک نہیں آئی تھی۔ درباری دنگ رہ گئے۔ وزیر بھی حیران ہو کر عنبر کو تکنے لگا۔ جلاد کا رنگ خوف کے مارے زرد ہو گیا تھا۔ کیونکہ اب اس کی باری تھی۔

عنبر نے وزیر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"مہاراج! آپ نے دیکھ لیا کہ میں زندہ ہوں۔ اب اپنا وعدہ نبھائیے اور مجھے اجازت دیجیے کہ میں جلاد پر وار کروں۔"

"اجازت ہے۔" وزیر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جلاد تھر تھر کانپنے لگا۔ عنبر نے کہا۔

"مہاراج! میں تلوار سے نہیں بلکہ ایک پتلی چھڑی سے اس کی گردن پر وار کروں گا۔"

عنبر نے سادھو سے ایک پتلی چھڑی لے کر ہاتھ میں پکڑی۔ جلاد

کو کچھ حوصلہ ہوا کہ یہ چھڑی اس کا کیا بگاڑ سکے گی۔ وزیر نے جلاد کو حکم دیا کہ گردن نیچی کر لے۔ جلاد نے گردن نیچی کر لی۔ عنبر نے پتلی چھڑی کو ہوا میں دو ایک بار لہرایا اور پھر چڑاپ کی آواز پیدا کرتے ہوئے زور سے جلاد کی گردن پر چوٹ لگائی۔ دربار میں سب لوگ حیرت زدہ ہو کر رہ گئے۔ جب جلاد کی گردن کٹ کر دور جا پڑی۔

وزیر عنبر کی اس بازی گری سے بے حد خوش ہوا۔ اس نے کہا۔

"اے سادھو ہم تمہیں آج سے اپنا شاہی جلاد مقرر کرتے ہیں۔ کیا تمہیں منظور ہے؟"

عنبر نے دل میں کہا۔ "سب سے پہلے تمہاری گردن اتاروں گا۔" اور اوپر سے کہا۔ "منظور ہے مہاراج! مگر میرا بھائی سادھو اور ہماری یہ گونگی بہن میرے ساتھ محل میں رہے گی۔"

وزیر نے کہا۔ "میری طرف سے اجازت ہے۔"

اس وقت عنبر سادھو اور راجکمار کو محل میں ایک کمرہ دے دیا گیا۔ اپنے الگ کمرے میں آتے ہی انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب انہیں کیا کرنا ہوگا۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ تینوں الگ الگ ہو کر بیٹھ گئے۔ عنبر نے کہا۔ "دروازہ کھول دو۔"

سادھو نے دروازہ کھولا تو شاہی نجومی اندر آ گیا۔ تینوں نے بڑے ادب سے سلام کیا۔ عنبر نے کہا۔

"مہاراج! آپ کو بھی ہمارا تماشہ پسند آیا ہوگا۔"

شاہی نجومی نے مسکرا کر جواب دیا۔ "میں تو اب بھی آپ کا تماشہ دیکھ رہا ہوں اور مجھے آپ کا تماشہ پسند ہے۔"

راجکمار کا ماتھا ٹھنکا کہ کہیں نجومی نے اسے پہچان تو نہیں لیا۔ مگر وہ عورت کے لباس میں خاموش بیٹھا رہا۔ عنبر نے اپنا شک دور کرنے کے لیے پوچھا۔ "مہاراج! ہم آپ کا مطلب نہیں سمجھے؟"

شاہی نجومی نے راجکمار کی طرف گھور کر دیکھا اور کہا۔

"راجکمار کو زنانہ لباس بڑا اچھا لگتا ہے۔"

تینوں چونک پڑے۔ عنبر شاہی نجومی پر حملہ کرنے ہی والا تھا کہ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"میں تمہارا دوست ہوں اور راجکمار کا وفادار ہوں۔ میں نے پہلے ہی حساب لگا کر تمہیں پہچان لیا تھا کہ تم راجکمار کو اس کا تخت و تاج واپس دلانے آئے ہو۔"

راجکمار نے کہا۔ "آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں؟"

سادھو بولا۔ "پہلے اس بات کا ثبوت ملنا چاہیے کہ شاہی نجومی ہمارے ساتھ دھوکہ نہیں کر رہا۔"

شاہی نجومی بولا۔

"اس سے بڑھ کر میری وفاداری کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ میں نے راجکمار کو محل میں داخل ہوتے ہی پہچان لیا تھا۔ مگر میں نے وزیر کو بالکل نہیں بتایا۔"

سادھو نے عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر نے کہا۔

"ہمیں شاہی نجومی کی وفاداری پر اب شک نہیں کرنا چاہیے۔"

پھر انہوں نے شاہی نجومی سے پوچھا کہ وزیر رات کو کس کمرے میں سوتا ہے اور دربار میں کون کون اس کے ساتھ ہوتا ہے اور فوج اس کی کہاں تک وفادار ہے۔ شاہی نجومی نے انہیں بتایا کہ وزیر ہر رات ایک نئے کمرے میں سوتا ہے جس کی کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی وزیر آدھی رات کو کمرہ بدل لیتا ہے۔ درباری خوشامدی ہیں۔ وہ دل سے اس کے ساتھ نہیں ہیں۔ فوج کا بھی یہی حال ہے۔

"وزیر کو سب سے زیادہ مدد جادوگر پجاری سے حاصل تھی۔ مگر اب وہ بھی نہیں رہا۔ سنا ہے وہ مندر چھوڑ کر بھاگ گیا ہے کیونکہ کسی مسلمان نے اس کی دیوی کے بت کو پاش پاش کر دیا ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"وہ مسلمان میں ہوں جس نے دیوی کے بت کے ٹکڑے اڑائے تھے۔"

شاہی نجومی نے عنبر کی طرف غور سے دیکھا اور کہا۔

"تمہارے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ایک طاقت ور نوجوان ہو اور وزیر کی موت تمہارے ہاتھوں ہی آئے گی۔ تم آج رات بھیس بدل کر میرے ساتھ آنا۔ میں تمہیں وہ کمرے دکھاؤں گا، جہاں وزیر جگہ بدل بدل کر سوتا ہے۔"

اس رات عنبر نے درباریوں ایسا لباس پہنا تاکہ محل میں کوئی اس پر شک نہ کرے اور شاہی نجومی کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ شاہی نجومی نے عنبر کو ساتھ لیا اور محل کی دوسری منزل پر آ گیا۔ یہاں کتنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی کمرے بنے ہوئے تھے جہاں وزیر کے لیے شاہی پلنگ پر شاندار بستر لگے تھے اور باہر پہرے دار تلواریں لیے پہرہ دے رہے تھے۔ شاہی نجومی اور عنبر ان کے قریب سے گزر گئے۔ واپس آ کر شاہی نجومی نے عنبر سے پوچھا۔

"اب تم کس طرح وزیر پر حملہ کرو گے؟ تمہیں کیسے معلوم ہو گا کہ وہ کون سے کمرے میں سو رہا ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"یہ میں معلوم کر لوں گا۔ میں کل رات وزیر کا خاتمہ کر دوں گا۔ آپ فوج کے سردار کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔"

شاہی نجومی نے کہا۔

"میں اس سے بات کر چکا ہوں۔ وہ ہمارے ساتھ ہے۔ وزیر کی موت کی خبر ملتے ہی فوج محل پر قبضہ کر لے گی اور راجکمار کے راجہ ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔"

عنبر نے ساری بات آ کر سادھو اور راجکمار کو بتا دی۔ دوسری رات کو جب محل میں سب سو گئے تو عنبر اپنی کوٹھڑی سے راجکمار اور سادھو کو ضروری باتیں سمجھا کر باہر نکلا۔ اس کی جیب میں ایک خنجر کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ وہ درباریوں کے لباس میں تھا۔ پہلی منزل پر اس کو کسی نے نہ روکا۔ لیکن جب وہ دوسری منزل کی طرف بڑھا تو سیڑھیوں پر پہرے دار نے اسے روک لیا۔

"مہاراج! آپ اتنی رات گئے اوپر کس لیے جا رہے ہیں؟"

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے وزیر صاحب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

پہرے دار ویسے بھی درباریوں سے گھبرایا کرتے تھے۔ کیونکہ درباری وزیر کے بڑے منہ چڑھے ہوئے تھے۔ اور ان کے اشارے پر وزیر لوگوں کو قتل کروا دیا کرتا تھا۔ پہرے دار خاموش ہو گیا۔ عنبر سیڑھیاں چڑھ کر دوسری منزل پر آ گیا۔ اب یہاں پچاس کمرے تھے۔ کچھ معلوم نہیں تھا کہ وزیر کس کمرے میں سو رہا ہے۔ ہر کمرے کے باہر پہرے دار ننگی تلوار لیے پہرہ دے رہے تھے۔ عنبر جس کمرے کے آگے سے گزرتا پہرے دار اسے گھور کر دیکھتا۔ عنبر محل کی تیسری منزل پر آ گیا۔ دوسری طرف محل کی دیوار تھی جس کے نیچے گہری کھڈ تھی۔ ایک کمرے کی کھڑکی میں سے کسی نے ہاتھ باہر نکال کر کوئی چیز نیچے پھینکی۔ عنبر اوپر سے جھانک کر نیچے دیکھنے لگا۔ یہ کسی کنیز کا ہاتھ تھا۔ عنبر سمجھ گیا کہ وزیر آج کی رات اسی کمرے میں سو رہا ہے۔

ایک مضبوط ریشمی رسی وہ اس مقصد کے لیے اپنے ساتھ ہی لایا تھا۔ اس نے رسی اپنی کمر کے گرد لپیٹ رکھی تھی۔ رسی اتار کر عنبر نے چھت کے ایک ستون کے ساتھ باندھ کر نیچے لٹکا دی۔ پھر وہ اس کے ساتھ نیچے اتر گیا۔ جب وہ دیوار کے ساتھ کھسکتا ہوا کھڑکی کے پاس پہنچا تو پردہ پرے ہٹا کر اندر دیکھا۔ اس کی دلی آرزو پوری ہو گئی تھی۔ وزیر ایک شاندار پلنگ پر چوکڑی مار کر بیٹھا دودھ کی ملائی میں اناناس ملا کر کھا رہا تھا۔ ایک کنیز اور ایک غلام ننگی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تلوار لیے اس کے پاس کھڑے تھے۔ کنیز مور کے پروں کا پنکھا کر رہی تھی۔ عنبر کے پاس سوچنے کے لیے اب کوئی وقت نہیں تھا۔ اس نے پردہ ہٹا کر کمرے میں چھلانگ لگا دی اور خنجر نکال لیا۔ وزیر نے چونک کر عنبر کو دیکھا اور بستر پر سے اچھل پڑا اور چلایا۔

"اسے قتل کر دو۔"

پہرے دار ننگی تلوار لے کر عنبر کی طرف بڑھا اور اس پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ وہ اپنی طرف سے سمجھ رہا تھا کہ اس کی تلوار سے عنبر کی گردن کٹ جائے گی اور وہ مر جائے گا۔ لیکن اس کے اُلٹ ہوا — پہرے دار کی تلوار عنبر کے جسم سے ٹکراتے ہی آدھی ٹوٹ کر گر پڑی۔ وزیر نے خنجر نکال لیا۔ عنبر وزیر کے بستر پر چڑھ گیا۔ کنیز بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ پہرے دار نے بھی اب خنجر نکال لیا تھا۔ عنبر نے وزیر کو دبوچ لیا اور خنجر اس کے دل میں اتار دیا۔ پہرے دار عنبر پر خنجر کے وار کرنے لگا مگر اس کا خنجر بھی ٹوٹ گیا۔ وہ گھبرا کر باہر کو بھاگا۔

عنبر نے وزیر کی لاش بستر پر پھینکی اور رسّی کی مدد سے اوپر چھت پر آ گیا۔ یہاں سے وہ سیدھا شاہی نجومی کے کمرے میں گیا۔ وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے بتایا کہ وزیر کا خاتمہ کر دیا گیا ہے — شاہی نجومی کوٹھڑی سے نکلا اور فوج کے کمانڈر کی طرف بھاگا۔ محل میں شور مچ گیا۔ کمانڈر نے محل پر قبضہ کر لیا۔ صبح ہوتے ہی راجکمار کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ سب کام سکیم کے مطابق ہو گیا تھا۔

اسی روز راجکمار نے تخت پر بیٹھ کر دربار بلایا۔ شاہی نجومی کو اپنا وزیر اعظم مقرر کیا، درباریوں کو انعام و اکرام دیا۔ سادھو کو اپنا خاص دوست بنا کر دربار میں کرسی دی۔ عنبر کا اس نے دل سے شکریہ ادا کیا۔ اسے دربار میں وزیر خاص بنانا چاہا مگر عنبر نے کہا، کہ وہ وزیر بننے کے لیے وہاں نہیں آیا تھا۔ اسے ناگ اور ماریا کی تلاش میں نکلنا ہے۔ دوسرے ہی دن عنبر نے راجکمار کو خدا حافظ کہا اور وہاں سے ملک بغداد کی طرف روانہ ہو گیا۔ کیونکہ شاہی نجومی نے حساب لگا کر اسے بتا دیا تھا کہ اس کے بہن بھائی دریائے دجلہ اور فرات کی وادی میں اسے ملیں گے اور یہ بغداد اور شام کا علاقہ تھا۔

اُدھر جادوگر پجاری ماریا کو گھوڑے پر بٹھائے بادلوں میں اڑتا ہوا ملک بغداد کے شمال میں کالے پہاڑ کی آتش پرست بستی میں پہنچ گیا تھا۔ اس پہاڑ کے نیچے لوگوں کی بستی تھی۔ پہاڑ میں ایک بہت بڑا مندر تھا۔ جہاں آگ کی پوجا ہوتی تھی۔ اسی مندر میں دیوی کوکلاں کی بڑی مورتی تھی۔ دیوی کوکلاں آگ کی پوجا کرنے والوں کی دیوی تھی۔ دیوی پرتھال کی انگوٹھی جادوگر پجاری کی انگلی میں تھی۔ کالے پہاڑ کے مندر میں اترنے کے بعد جادوگر پجاری نے ایک خالی کوٹھڑی میں ماریا کو بند کر کے اسے حکم دیا کہ وہ وہاں سے بالکل نہ ہلے۔ ماریا کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ وہ کوٹھڑی کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔ جادوگر پجاری نے کوٹھڑی پر تالا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگایا اور سیدھا مندر کے بڑے پروہت کے پاس آ گیا۔ اس نے پروہت سے کہا کہ وہ کوہ ہمالیہ کے پرانے مندر کا پجاری ہے اور دیوی کوکلاں کے درشن کرنا چاہتا ہے۔ پروہت نے کہا۔

"ہماری دیوی کوکلاں کے درشن صرف آگ کی پوجا کرنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ تم بتوں کی پوجا کرتے ہو۔ تم دیوی کے درشن نہیں کر سکتے۔"

جادوگر پجاری کو غصہ آ گیا۔ اس نے اپنا ہاتھ بغل سے باہر نکال پروہت کی طرف کیا۔ اس کی ہتھیلی میں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔ پروہت ڈر گیا۔ جادوگر پجاری نے کہا۔

"کیا اب بھی تم مجھے دیوی کے پاس نہیں لے جاؤ گے؟"

پروہت نے ہاتھ باندھ لیے اور کہا۔

"مہاراج! میں نے کب انکار کیا ہے۔ آئیے میرے ساتھ۔"

پروہت جادوگر کو دیوی کوکلاں کی مورتی کے پاس لے گیا۔ یہ ایک تنگ کوٹھڑی تھی جس میں گھی کا چراغ جل رہا تھا۔ دیوی کوکلاں کا بت دیوار میں سے ابھرا ہوا تھا اور اس پر لال سیندور ملا ہوا تھا۔ جادوگر پجاری نے پروہت کو باہر نکال دیا۔ دیوی کے آگے ایک گڑھے میں آگ جل رہی تھی۔ جادوگر پجاری نے انگوٹھی اتار کر اس کے آگے رکھ دی اور کہا۔

"اے دیوی کوکلاں! مجھے دیوی پرتھال نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ دشمن میرے پیچھے لگا ہے۔ وہ مجھے قتل کر کے ماریا کو مجھ سے

چھیننا چاہتا ہے۔ ماریا کو میں نے اپنے قابو میں کر رکھا ہے اور وہی میری طاقت ہے۔ میری مدد کرو اور مجھے بتاؤ کہ میں اپنے دشمن عنبر کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں۔"

دیوی کوکلاں کی آواز کوٹھڑی میں گونج اٹھی۔

"اے احمق جادوگر! تو ایک ایسے انسان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے جو ابھی پانچ ہزار سال تک زندہ رہنے کے لیے واپسی کا سفر کر رہا ہے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت ہلاک نہیں کر سکتی۔"

جادوگر پجاری نے پریشان ہو کر سوال کیا۔

"اے دیوی! یہ شخص کیا کوئی بہت بڑا جادوگر ہے؟"

دیوی نے کہا۔

"وہ جادوگروں کا بھی سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ تمہارا جادو اس کے آگے نہیں چل سکتا۔"

جادوگر پجاری بولا۔

"اے دیوی! میں بڑی دور سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ میری مدد کر اور مجھے عنبر سے بچنے کی کوئی تدبیر بتا۔"

دیوی کوکلاں کی آواز آئی۔

"عنبر کی صرف ایک ہی کمزوری ہے جس سے تم نے پہلے بھی فائدہ اٹھایا تھا۔ اگر تم کسی طرح اسے کسی گہرے مگر تنگ کنویں میں گرانے میں کامیاب ہو جاؤ تو وہ وہاں سے باہر نہیں نکل سکے گا۔"

جادوگر پجاری نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اے دیوی! میں اس علاقے سے ناواقف ہوں۔ ایسا کنواں مجھے کہاں ملے گا اور میں عنبر کو کہاں سے تلاش کر کے اس کنوئیں کے پاس لاؤں گا۔ وہ اس بار میرے جال میں نہیں آئے گا۔"

دیوی کوکلاں نے کہا۔

"اس پہاڑ سے دور ایک شہر بابل ہے۔ یہ شہر تباہ ہو چکا ہے۔ اس کے کھنڈروں میں ایک چاہ بابل ہے۔ یہ ہزاروں سال پرانا کنواں ہے۔ اس کی گہرائی آج تک کسی نے نہیں دیکھی۔ اگر تم اس میں عنبر کو گرا دو تو تم کو اس سے نجات مل سکتی ہے۔"

جادو گر پجاری بولا۔

"میں عنبر کو بابل کے کنوئیں تک کیسے لے جاؤں اے دیوی! مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟"

دیوی نے کہا۔

"عنبر اس وقت بغداد شہر کی طرف ماریا اور ناگ کی تلاش میں آ رہا ہے۔ تم ناگ کا روپ بدل کر اسے اپنی چال میں پھنسا سکتے ہو۔"

جادو گر پجاری بولا۔

"میں ناگ کی شکل کیسے بدل سکتا ہوں۔ میں نے تو آج تک ناگ کو دیکھا تک نہیں۔"

دیوی کوکلاں نے کہا۔

"میں نے ناگ کو دیکھا ہے، وہ پہلے ایک سانپ تھا مگر ہزار برس زندہ رہنے کے بعد اب وہ جو چاہے شکل بدل لیتا ہے۔ میں

تمہیں ابھی ناگ کی شکل میں بدل دیتی ہوں۔ چونکہ تم بھی سانپ بن سکتے ہو اس لیے عنبر کو بڑی آسانی سے دھوکہ دے سکو گے۔ اسے ذرا بھی شک نہیں ہوگا کہ تم اصلی ناگ نہیں ہو۔ اس سے پہلے کہ بغداد میں اس کی اصلی ناگ سے ملاقات ہو تم اسے پھسلا کر بابل کے کنوئیں کی طرف لے آؤ اور اپنی سازش پر عمل کرو۔"

جادو گر پجاری بولا۔

"اے دیوی کوکلاں! مجھے ناگ کی شکل عطا کر دو۔"

دیوی کوکلاں کے ماتھے پر سے نیلی روشنی کی ایک شعاع نکلی اور جادوگر پجاری کو اس نے نیلی روشنی میں ڈھانپ لیا۔ جب روشنی ہٹی تو وہاں جادو گر پجاری کی جگہ ناگ کھڑا تھا۔ وہی شکل، وہی آنکھیں، وہی ناک نقشہ۔ ہو بہو ناگ تھا۔ جادو گر پجاری نے دیوی کو سلام کیا اور باہر نکل گیا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور گھوڑے کو اڑاتا ہوا بغداد شہر کی جانب روانہ ہو گیا۔ وہ بہت جلد بغداد شہر پہنچ گیا۔ وہ بغداد شہر کے سب سے بڑے دروازے کے سامنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور عنبر کا انتظار کرنے لگا کہ وہ کب باہر سے آکر شہر میں داخل ہوتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بابل کے کنویں میں

ناگ عقاب بن کر اڑتا ہوا بغداد کے بڑے دروازے کے قریب آ گیا۔

یہاں ایک بڑا خوب صورت سبزہ زار تھا جو شہر کے بڑے دروازے کے سامنے دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آگے دریائے دجلہ تھا۔ اور اس کے آگے صحرائی میدان تھا۔ ناگ کو یہ سبزہ زار اچھا لگا تھا۔ یہاں درخت بھی تھے جن کی چھاؤں ٹھنڈی تھی۔ ناگ ان درختوں میں اُتر آیا۔ ایک شاخ پر بیٹھ کر اس نے نیچے دیکھا۔ چنگیز خان کے حملے کا زبردست خطرہ تھا جس کی وجہ سے باہر کی بستیوں کے لوگ اپنے کچے مکان خالی کر کے شہر کے اندر جا رہے تھے کیونکہ شہر کے گردا گرد اونچی پختہ فصیل تھی۔

ناگ درخت سے نیچے آ کر انسانی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ وہ لوگوں کو خبردار کرنا چاہتا تھا کہ وہ بغداد شہر میں جانے کی بجائے یہاں سے کہیں دور چلے جائیں۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چنگیز خان بہت جلد شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا اور اس کی خون خوار فوج بغداد کے گلی کوچوں میں خون کی ندیاں بہائے گی۔ اس نے پہلے ایک دو آدمیوں کو خبردار کیا بھی تھا مگر انہوں نے

ناگ کو غدار کہہ کر قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس لیے کہ بغداد کے لوگ اپنی فوج پر بڑا بھروسہ کیے ہوئے تھے اور ان کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ ان کی فوج چنگیز خان کی فوج سے شکست کھا جائے گی۔

ناگ نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا کہ کمر پر لکڑیوں کا گٹھا لادے دو بچوں کو انگلی سے لگائے شہر کے دروازے کی طرف جا رہا ہے۔ ناگ نے چاہا کہ اسے شہر میں جانے سے روک دے۔ کیونکہ ناگ کے حساب کے مطابق چار روز بعد چنگیز خان کی فوج بغداد پر حملہ کرنے والی تھی۔ لیکن ناگ کو پھر عنبر کا خیال آ گیا۔ عنبر نے کہا تھا کہ ہم تاریخ کی واپسی کا سفر کر رہے ہیں اور یہ سب لوگ مر چکے ہیں۔ ہم کسی ایسے آدمی کو موت کے منہ سے نہیں بچا سکتے، جو ہم سے مدد کی خود درخواست نہ کرے۔ یہ سوچ کر ناگ خاموش رہا اور وہ شہر کے دروازے کی طرف بڑھا۔ شہر کے دروازے کے باہر جادوگر پجاری یعنی نقلی ناگ ہو بہو ناگ کی شکل میں ایک طرف بیٹھا عنبر کا انتظار کر رہا تھا۔ کیونکہ اسے آگ کی دیوی کوکلاں نے کہا تھا کہ عنبر اسی دروازے سے شہر میں داخل ہو گا۔ اچانک اس کی نظر اصلی ناگ پر پڑ گئی۔ جادوگر پجاری جلدی سے ایک ستون کے پیچھے ہو کر چھپ گیا۔ اصلی ناگ کی شکل بالکل نقلی ناگ کی طرح تھی۔ صرف دونوں کے لباس میں فرق تھا۔ اصلی ناگ کا لباس عربی تھا اور نقلی ناگ یعنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادو گر پجاری نے شام کے لوگوں ایسا لباس پہن رکھا تھا۔ نقلی ناگ اپنے ہم شکل اصلی ناگ کو چھپ کر دیکھتا رہا۔ ناگ شہر کے دروازے کے پاس آ کر رُک گیا۔ اس نے اونچے دروازے کی محراب کو دیکھا۔ پھر دروازے کے پہرے دار سے کوئی بات کی اور شہر میں داخل ہو گیا۔

نقلی ناگ یعنی جادو گر پجاری نے سُکھ کا سانس لیا۔ اب اس کے لیے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ عنبر کو وہیں روک لے اور شہر میں داخل نہ ہونے دے۔ کیونکہ اگر وہ شہر میں داخل ہو گیا تو وہ اصلی ناگ سے جا کر مل جائے گا اور نقلی ناگ یعنی جادو گر پجاری کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ نقلی ناگ ستون سے نکل کر ایک اونچے چبوترے پر بیٹھ گیا اور ہر آتے جاتے مسافر کو غور سے دیکھنے لگا۔

عین اس وقت عنبر دروازے کے سامنے والے باغ میں آتا دکھائی دیا۔ اس کا رُخ بھی دروازے کی طرف تھا۔ وہ ناگ اور ماریا کی تلاش میں شہر کی طرف آ رہا تھا۔ جادو گر پجاری نے عنبر کو صاف پہچان لیا۔ بھلا وہ اس کی شکل کیسے بھلا سکتا تھا۔ خود اپنے ہاتھوں اسے کنویں میں قید کر چکا تھا۔ جادو گر پجاری کا دل عنبر کو دیکھتے ہی خوشی سے اُچھل پڑا۔ اس کی جان کا دشمن اس کے سامنے تھا۔ اب وہ اسے ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔ وہ ناگ کی شکل میں تھا۔ بڑی آسانی سے

عنبر کو دھوکہ دے کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔

جادو گر پجاری چبوترے سے نیچے اُتر آیا اور عنبر کی طرف چلا۔ عنبر باہر باغ میں تھا اور آتے جاتے مسافروں کو غور سے تک رہا تھا۔ اچانک اسے ناگ کی شکل دکھائی دی۔ لپک کر اس کی طرف بڑھا۔ جادو گر پجاری ناگ کی صورت بنائے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"پیارے بھائی عنبر! بھگوان کا شکر ہے تم آ گئے۔"

عنبر نے بڑھ کر ناگ کو گلے لگا لیا۔ پھر اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور بولا۔

"پہلے تو تم نے کبھی بھگوان نہیں کہا تھا، یہ آج بھگوان کا لفظ تمہاری زبان پہ کیسے آ گیا۔"

جادو گر پجاری کو اچانک اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ شرم سار سا ہو کر بولا۔ "عنبر بھائی! کچھ دن ہندوستان میں کافروں کے درمیان رہا، بس وہیں سے عادت پڑ گئی۔"

"لیکن پہلے تو تمہیں کبھی عادت نہیں پڑی تھی؟"

عنبر نے ناگ کے کندھے پہ بازو رکھ کر کہا۔ جادو گر پجاری نے عنبر کو سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔ "یار اب بات کی کھال کیوں نکالنے لگے۔ یہ بتاؤ ماریا کا کچھ پتہ چلا؟"

عنبر نے کہا۔

"میں تو خود تم دونوں کی تلاش میں یہاں آ رہا ہوں۔ خدا کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکر ہے تم مل گئے، اب ماریا کو اکٹھے مل کر تلاش کریں گے۔"
نقلی ناگ نے کہا۔"تمہیں سن کر خوشی ہو گی کہ میں نے ماریا کا کھوج لگا لیا ہے۔"

"کہاں ہے وہ؟" عنبر نے جلدی سے پوچھا۔

نقلی ناگ بولا۔

"مجھے یہاں بغداد کے ایک بزرگ نجومی نے بتایا ہے کہ وہ ملک بابل کے کھنڈروں میں بابل کے کنویں میں ہے۔"

عنبر کہنے لگا۔"وہ اُدھر کیسے چلی گئی؟"

نقلی ناگ خاموش رہا۔ عنبر نے پوچھا۔

"تم چار سو سال پیچھے کہاں جا کر نکلے تھے۔"

اس کی جادوگر پجاری یعنی نقلی ناگ کو سمجھ نہ آئی کہ عنبر کیا پوچھ رہا ہے۔ اس نے گردن پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔"

عنبر نے کہا۔

"کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم پانچ ہزار سال کی واپسی کے سفر پر ہیں اور ایک دم سے کئی کئی سو سال تاریخ میں پیچھے چلے جاتے ہیں۔"

"ارے ہاں یاد آیا۔" نقلی ناگ کھسیانا ہو کر بولا۔"اصل میں ماریا اور تمہاری جدائی کی وجہ سے میری عقل ماری گئی تھی۔ میں — میں بغداد میں آ گیا تھا۔

عنبر نے نقلی ناگ کو غور سے دیکھ کر کہا۔

"تم کافی بدلے بدلے سے دکھائی دیتے ہو۔ تمہاری آواز بھی بھاری ہو گئی ہے، کیا بات ہے ناگ؟"

جادوگر پجاری یعنی نقلی ناگ بڑی مکاری سے بولا۔

"بغداد میں آ کر چھ روز بخار میں پھنکتا رہا۔ کسی نے نہ پوچھا۔ آخر ایک بزرگ نے دوا پلائی اور آرام آیا۔ گلا بھی کئی روز خراب رہا۔ اسی وجہ سے آواز بھاری ہے اور حافظہ بھی کمزور ہو گیا ہے"

عنبر مسکرایا۔"چلو اب تو ٹھیک ہو گئے۔ اب مجھے شہر میں چل کر کچھ دیر آرام کرنا چاہیے۔"

شہر کا نام سنتے ہی نقلی ناگ گھبرا گیا۔ شہر میں تو اصلی ناگ پھر رہا تھا۔ وہ عنبر کو بھلا شہر کیسے لے کر جاتا۔ جھٹ بولا۔

"میں تو شہر کے دروازے پر بیٹھا کب سے تمہاری راہ دیکھ رہا ہوں کہ تم آؤ تو ماریا کی طرف چلیں۔ خدا جانے بے چاری کس مصیبت میں پھنس گئی ہے۔ شہر میں کیا کریں گے جا کر — ویسے اگر تمہاری مرضی آرام کرنے کی ہے تو بے شک چلے چلو ...." نقلی ناگ نے ماریا کی پریشانی کا کچھ ایسا نقشہ کھینچا، کہ عنبر تڑپ اٹھا اور بولا۔"لعنت بھیجو آرام پر — ماریا بہن کے بغیر آرام کیسا۔ ابھی بابل شہر کی طرف کوچ کرتے ہیں۔

نقلی ناگ یعنی جادوگر پجاری یہی تو چاہتا تھا۔ جھٹ عنبر کو ساتھ لے کر شہر سے باہر ایک منڈی میں لے آیا۔ وہاں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے دو گھوڑے خریدے۔ اُن پر سوار ہوئے اور بغداد شہر سے باہر بابل کی طرف جاتی سڑک پر روانہ ہو گئے۔ نقلی ناگ کو بڑی جلدی تھی۔ وہ گھوڑا دوڑائے لیے جا رہا تھا۔ راستے میں ایک جگہ ذرا گھوڑوں کو دم دلانے کے لیے رُکے۔ عنبر نے دیکھا کہ ناگ کا بھی سانس پھُولا ہوا تھا۔ کہنے لگا۔

"کیا بات ہے ناگ! تمہارا بھی دوسرے آدمیوں کی طرح سانس پھُولنے لگا۔ پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔"

نقلی ناگ نے جھٹ جواب دیا۔

"عنبر بھائی! بخار نے میرا بُرا حال کر دیا ہے۔ بس اس وقت مجھ میں اور ایک عام آدمی میں کوئی فرق نہیں رہا۔"

عنبر نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"تو کیا تمہاری شکل بدلنے کی طاقت بھی جاتی رہی ہے؟"

نقلی ناگ بولا۔ "وہ کیسے جا سکتی ہے۔ مَیں ابھی تمہیں جون بدل کر دکھائے دیتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر جادو گر پجاری نے منہ ہی منہ میں کچھ منتر پڑھے اور پھر انسان سے سانپ بن کر پھنکارنے لگا۔ عنبر کے ارد گرد چند چکر لگائے اور دوبارہ انسانی شکل میں آ گیا۔ عنبر نے کہا۔

"ناگ بھیا! پہلے تو تم اوپر کو سانس کھینچ کر شکل بدلا کرتے تھے۔ اب منہ ہی منہ میں کیا پڑھ رہے تھے؟"

نقلی ناگ کو کیا خبر تھی کہ اصلی ناگ کیا کیا کرتا ہے۔ وہ تو بس یونہی جھوٹ کا بھرم رکھنے کو سب کچھ کیے جا رہا تھا۔ اس کے پاس صرف سانپ کی جُون بدلنے کا منتر تھا۔ سو وہ پڑھ کر سانپ بن گیا۔ اب اگر عنبر اسے کسی دوسرے جانور کی جُون بدلنے کو کہتا تو نقلی ناگ کا سارا بھید کھُل جاتا۔ وہ بیماروں ایسا منہ بنا کر بولا۔

"عنبر بھیا! بیماری سے نڈھال ہوں۔ سانس بھی پوری طرح نہیں کھینچا جاتا۔ اس لیے منتر پڑھ کر سانپ بن گیا۔"

نقلی ناگ نے بات کا رُخ بدل کر ماریا کی باتیں شروع کر دیں کہ کہیں عنبر اسے کوئی دوسری جُون بدلنے کو نہ کہہ دے۔ آخر عنبر نے کہہ ہی دیا۔ کہنے لگا۔

"تم گھوڑے پر میرے ساتھ کیوں [illegible] تم تو چڑیا، کبوتر اور عقاب بن کر بھی میرے ساتھ سفر کر سکتے ہو۔"

نقلی ناگ کو تو چکر آ گیا۔ کم بخت نے یہ کیا فرمائش کر دی۔ وہ تو کبوتر کیا ایک چیونٹی بھی نہیں بن سکتا۔ مگر آدمی بڑا مکّار تھا۔ آخر اتنا بڑا جادو گر تھا۔ کہنے لگا۔

"کمال ہے عنبر بھائی۔ ایک تو بخار نے مجھے اتنا کمزور کر دیا ہے کہ گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے دم پھُولنے لگا ہے اور اوپر سے تم کہتے ہو کہ مَیں کبوتر یا عقاب بن کر اڑوں۔ بھلا مَیں اتنی دور تک پَر مارتا اُڑ سکتا ہوں۔ تھک نہ جاؤں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ارے ہاں —" عنبر نے کہا "تم تو بیمار رہے ہو۔ مگر یار پہلے تو کبھی اس طرح بیمار نہیں ہوئے۔"

نقلی ناگ بولا۔ "بس بغداد میں آکر ہی یہ بخار چڑھا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ بغدادی بخار ہوتا ہے۔"

عنبر نے ہنس کر کہا۔

"بغدادی چور تو سنا تھا یہ بغدادی بخار پہلی بار سن رہا ہوں۔ چلو اب چلتے ہیں۔ ماریا خدا جانے کس حال میں ہوگی۔"

نقلی ناگ یہی تو چاہتا تھا۔ جلدی سے بولا۔

"میں تو کب سے تیار بیٹھا ہوں کہ تم بات ختم کرو تو گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا ہو جاؤں۔"

وہ گھوڑوں پر بیٹھے اور آگے بڑھے۔ نقلی ناگ بڑی تیز گھوڑا دوڑا رہا تھا۔ عنبر کو اس کے ساتھ ساتھ چلنے کے لیے خود بھی گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا پڑ رہا تھا۔ پورے ایک دن اور ایک رات کے سفر کے بعد وہ دریائے فرات کے کنارے بابل شہر کے ویران کھنڈروں میں پہنچ گئے۔ عنبر اس سے پہلے بھی یہ کھنڈر دیکھ چکا تھا۔ جب وہ ماریا اور ناگ کے ساتھ اپنے آگے کا سفر کرتا ہوا وہاں سے گذرا تھا — کھنڈر ویسے کے ویسے ہی تھے۔ اجاڑ بیابان علاقہ تھا۔ نہ آدم نہ آدم زاد — شام کا وقت تھا۔ اندھیرے میں کھنڈر بھوت لگ رہے تھے۔

عنبر نے نقلی ناگ سے پوچھا۔

"ماریا یہاں کس لیے آگئی ہے۔"

نقلی ناگ نے بھی تعجب سے کہا۔ "میں خود حیران ہوں۔ مگر نجومی نے کہا تھا کہ اسی جگہ ایک کنواں ہے بس وہیں ماریا ہوگی۔"

عنبر بولا۔ "کیا تم اس کنویں کو نہیں جانتے ناگ؟ ہم پہلے بھی یہاں سے ایک بار گزرے تھے۔ یہ کنواں چاہ بابل کہلاتا ہے۔ کیا تمہیں یاد نہیں؟"

نقلی ناگ نے جھٹ کہا۔

"کیوں نہیں — مجھے سب یاد ہے۔ میرا خیال ہے وہ سامنے ہے وہ کنواں — اُدھر جہاں پتھروں کا ٹوٹا ہوا مینار ہے۔"

جادوگر پجاری عنبر کو لے کر ٹوٹے ہوئے مینار کے پاس آگیا۔ جہاں چاہ بابل تھا۔ ایک ایسا تنگ و تاریک کنواں جس کی گہرائی کا کسی کو اندازہ ہی نہیں تھا۔ جادوگر پجاری یعنی نقلی ناگ کنویں کی منڈیر پر کھڑا ہو کر نیچے جھانکنے لگا۔ وہ اس لیے پہلے خود کنویں کی منڈیر پر جا کھڑا ہوا تھا کہ عنبر بھی وہاں آجائے۔ اس نے دو ایک بار نیچے جھانک کر دیکھا۔ پھر عنبر سے کہا "مجھے تو نیچے کچھ نظر نہیں آتا۔ تم ہی آکر دیکھو۔"

عنبر نے کہا۔ "ماریا کو آواز دو ناں۔"

نقلی ناگ ماریا کو آوازیں دینے لگا۔ کنویں میں سے اس کی اپنی آواز پلٹ کر واپس آگئی۔ وہاں کوئی ماریا ہوتی تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے جواب دیتی۔ ماریا کو تو جادو گر پجاری نے جادو کر کے آگ کی دیوی کوکلاں کے مندر کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا تھا بھائی عنبر تم خود ہی آ کر ماریا کو آواز دو۔" نقلی ناگ نے کہا۔

عنبر بغیر کسی خوف کے کنویں کی منڈیر پر آ گیا۔ نقلی ناگ بھی نیچے جھانک رہا تھا۔ عنبر بھی نیچے جھانکنے لگا۔ پھر اس نے ماریا کو تین چار آوازیں دیں۔ جادو گر پجاری آہستہ آہستہ پیچھے کھسکتا گیا۔ عنبر کنویں میں جھک کر ماریا کو آواز دے رہا تھا۔ کہ اچانک جادو گر پجاری نے پیچھے آ کر اسے زور سے دھکا دیا اور عنبر کنویں میں گر پڑا۔ عنبر نے گرتے گرتے آواز دی۔

"ناگ! یہ تم نے کیا کیا؟"

جادو گر پجاری نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"ناگ نہیں جادو گر پجاری کہو۔"

جادو گر پجاری خوشی سے قہقہے لگا رہا تھا۔ پھر اس نے ایک بہت بڑی چٹان کی طرف دونوں بازو پھیلا کر ہاتھوں کا اشارہ کیا اور بلند آواز سے منتر پڑھنے لگا۔ چٹان اپنی جگہ سے اوپر اٹھی اور چاہ بابل کے منہ پر آ کر ٹک گئی۔

جادو گر پجاری نے سوچا کہ کیوں نہ دوسرے اور آخری دشمن ناگ کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ تاکہ وہ آزادی کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ ناگ کے بارے میں جادو گر پجاری کو کوکلاں

دیوی نے اتنا بتا دیا تھا کہ اگر اس پر وار کیا جائے تو اس کا جسم دو ٹکڑوں میں کٹ جائے گا۔ اور اگر اس کے جسم کو کوہ ہمالیہ کی مقدس جھیل میں ایک مہینے تک نہ رکھا جائے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا اور پھر کبھی زندہ نہیں ہو سکے گا۔

جادو گر پجاری اصلی ناگ کو شہر بغداد میں داخل ہوتے دیکھ چکا تھا۔ پس جادو گر پجاری نقلی ناگ کی شکل میں اصلی ناگ کی تلاش میں بغداد کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ بڑا زبردست جادو گر تھا۔ ہوا میں اڑتا ہوا راتوں رات بغداد شہر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ رات کو شہر کا دروازہ بند تھا۔ مگر جادو گر کو کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ شہر کی دیوار کے اوپر سے اُڑ کر شہر کے اندر چلا گیا۔

شہر سو رہا تھا۔ گلی کوچے بازار سنسان پڑے تھے۔ جادو گر پجاری کو ایک سرائے نظر آئی جس کے دروازے پر شمع جل رہی تھی۔ اور مسافر باہر تختوں پر قالین بچھائے سو رہے تھے۔ جادو گر پجاری نے سوچا کہ رات یہاں بسر کرتا ہوں۔ صبح ہو گی تو ناگ کو تلاش کروں گا۔ اس نے سرائے کی مالک عورت کو جگا کر ایک تخت کرائے پر لیا اور سو گیا۔

اُدھر ناگ شہر کے شمالی علاقے کی ایک مسجد کی چھت پر سو رہا تھا۔ دن نکلا تو وہ چھت پر سے اٹھ کر مسجد میں آیا۔ وضو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہہ کے اس نے نماز پڑھی اور پھر بازار میں آ گیا۔ شہر میں رات ہی سے یہ افواہ گرم تھی کہ خلیفہ نے چنگیز خان کے کسی سفیر کو قتل کروا دیا ہے اور چنگیز خان اپنی ڈیڑھ لاکھ فوج کے ساتھ بغداد کی طرف چلا آ رہا ہے۔ لوگ پریشان تھے اور ایک دوسرے سے چنگیز خان کے بارے میں پوچھتے تھے کہ کیا سچ مچ چنگیز خان بغداد پر حملہ کرنے آ رہا ہے۔ ناگ کو علم تھا کہ بغداد پر قیامت ٹوٹنے والی ہے۔ مگر وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ جو اسے خود مدد کے لیے پکارے۔

ناگ بغداد کے بڑے چوک میں آ گیا۔ یہاں شہر کے سب سے بڑی مسجد تھی جس کی لائبریری میں لاکھوں قیمتی کتابیں پڑی تھیں۔ ناگ جانتا تھا کہ چنگیز خان کے سپاہی اس لائبریری کی ساری کتابوں کو آگ لگا دیں گے۔ مگر وہ ان میں سے کسی ایک کتاب کو بھی نہیں بچا سکتا تھا۔ وہ لائبریری کے اندر آ گیا۔ لکڑی کی بڑی بڑی الماریاں چمڑے کی جلدوں والی کتابوں سے بھری ہوئی تھیں۔ کونے میں قالین پر بھی کتابوں کے ڈھیر لگے تھے۔ طالب علم مطالعہ کر رہے تھے۔

ناگ لائبریری سے باہر نکل کر ایک گلی میں آ گیا۔ یہاں دکانیں کھلی تھیں۔ مگر لوگ گھبرائے گھبرائے سے تھے۔ ہر ایک کی زبان پر چنگیز خان کا نام تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ چنگیز خان ایک خونخوار سردار ہے۔ اور اس نے شام ایران اور سمرقند میں بے پناہ

قتل عام کیا ہے اور اب اگر بغداد شہر میں داخل ہو گیا تو کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔

یہاں ایک حکیم کی دکان تھی۔ کچھ بیمار بیٹھے دوائی بنوا رہے تھے۔ حکیم کا ملازم پتھر کے کھرل میں دوائیاں گھوٹ رہا تھا۔ اتنے میں ایک کنیز عورت پریشان پریشان حکیم کے پاس آئی اور بولی۔

"حکیم جی! بیگم صاحبہ کو پھر غش آ گیا ہے۔ خدا کے لیے اُن کے بچے کو ٹھیک کر دیں۔ نہیں تو بیگم صاحبہ بھی زندہ نہیں بچیں گی۔" حکیم نے کہا۔

"بی بی! میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ بیگم صاحبہ کا بیٹا زندہ نہیں بچ سکتا۔ اسے کالے ناگ نے کاٹا ہے۔ اب دعا کرو کہ اس کی جان آسانی سے نکل جائے۔ میں ساری دوائیاں آزما چکا ہوں۔ اب علاج بے کار ہے۔" کنیز کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ناگ نے آگے بڑھ کر کنیز سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ حکیم نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میاں برخوردار! اپنی راہ لو۔ ان کا وقت ضائع نہ کرو۔"

پھر حکیم نے کنیز سے کہا کہ جا کر خدا سے دعا کرو کہ لڑکے کی جان آسانی سے نکل جائے۔

ناگ نے کنیز سے کہا۔ "چلو مجھے لڑکے کے پاس لے چلو۔ میں اس کا علاج کروں گا۔" حکیم نے غصے میں کہا۔

"ارے واہ! کل کا لونڈا ہمیں آنکھیں دکھاتا ہے۔ میاں ہم بغداد کے سب سے بڑے حکیم ہیں۔ ہم لڑکے کا علاج نہیں کر سکے، تم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا کرو گے۔"

ناگ نے کہا۔ "میں لڑکے کو ٹھیک کروں گا۔"

حکیم نے کہا۔

"اسے کالے ناگ نے ڈسا ہے اور زہر اس کے سارے جسم پر اثر کر چکا ہے۔ وہ تو بس اب دو تین سانس کا مہمان ہے۔"

ناگ بولا۔ "میں اس کا علاج کروں گا۔"

حکیم نے ڈنڈا زمین پر مار کر کہا۔

"اگر تم اسے ٹھیک کر دو تو یہ گدی تمہاری ہو گی۔ میں تمہارا نوکر بن جاؤں گا اور اگر تم ہار گئے تو تمہیں میرا غلام بن کر رہنا ہو گا۔ منظور ہے۔"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔ "منظور ہے۔"

اور وہ کنیز کے ساتھ لڑکے کے مکان کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ ایک غریب سا گھر تھا۔ ایک عورت غش کھا کر پڑی تھی۔ اس کا بیٹا چار پائی پر آخری سانس لے رہا تھا۔ سارا بدن سانپ کے زہر سے نیلا پڑ گیا تھا۔ ناگ نے کنیز سے کہا۔

"پیالے میں پانی لاؤ۔"

کنیز فوراً پیالہ بھر کر پانی لے آئی۔ ناگ نے پانی کا ایک چھینٹا بچے کی بے ہوش ماں کے منہ پر مارا، اسے ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی وہ اپنے بچے کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگی۔ ناگ نے اسے تسلی دی۔ اور کہا کہ وہ دوسرے کمرے میں

چلی جائے۔ اس کا بچہ انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا" بے چاری ماں اٹھی اور آنسو پونچھتی کنیز کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ ابھی شاید اللہ میاں اس اجنبی نوجوان کے ہاتھوں اس کے بچے کو شفا دے دے۔ لیکن کنیز کو یقین تھا کہ لڑکا زندہ نہیں بچ سکے گا۔ کیونکہ سانپ کے زہر نے بچے کے جسم کو نیلا کر دیا تھا اور اس کا سانس اکھڑ اکھڑ کر چل رہا تھا۔

ناگ نے دروازہ بند کر دیا۔ ایک گہرا سانس لے کر سانپوں کی آواز میں اس کالے ناگ کو آواز دی جس نے اس لڑکے کو ڈسا تھا۔ دوسرے لمحے کالا ناگ مکان کے روشندان سے داخل ہو کر ناگ کے سامنے بڑے ادب سے کنڈلی مار کر بیٹھا تھا اور سر جھکا کر پوچھ رہا تھا۔

"عظیم ناگ دیوتا! غلام کو کس لیے یاد فرمایا؟"

ناگ نے سانپ کی گردن پکڑی اور غصے میں کہا۔

"کیا تمہیں خدا نے اس لیے پیدا کیا ہے کہ معصوم بچوں کو ڈس کر ہلاک کرتے پھرو؟"

سانپ کانپنے لگا اور بولا۔

"عظیم ناگ! مجھے معاف کر دو۔ مگر اس لڑکے نے میری دم پر پتھر مارا تھا۔ اگر میں اسے نہ ڈستا تو یہ مجھے ہلاک کر دیتا۔"

ناگ نے ڈانٹ کر کہا۔

"پھر بھی تمہیں بچے کو نہیں ڈسنا چاہیے تھا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ نے خوف سے لرزتی آواز میں کہا۔

"غلطی ہو گئی عظیم ناگ! مجھے معاف کر دیں۔ مجھے سزا نہ دیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں ہو گی۔"

"چلو۔ اب جلدی سے اس بچے کے جسم اندر کا وہ سارا زہر چوس ڈالو جو تم نے اس کے جسم میں داخل کیا ہے۔"

"جو حکم عظیم ناگ!"

اور سانپ نے اپنا منہ لڑکے کے جسم پر اس جگہ رکھ دیا۔ جہاں اس نے لڑکے کو ڈسا تھا۔ سانپ نے بڑی تیزی سے لڑکے کے جسم کا سارا زہر واپس چوس لیا۔ لڑکے کا جسم پھر سے سفید ہو گیا اور اس کا سانس بھی جو پہلے اکھڑا ہوا تھا۔ درست ہو گیا۔ مگر وہ ابھی تک بے ہوش تھا۔

ناگ نے سانپ کو ایک بار پھر ڈانٹ کر واپس بھیج دیا۔ تھوڑی دیر بعد لڑکے نے آنکھیں کھول دیں اور ناگ کو دیکھ کر بولا۔

"آپ کون ہیں؟ میری امی جان کہاں ہیں؟"

ناگ نے لڑکے کی ماں اور کنیز کو واپس بلا لیا۔ اپنے بیٹے کو ہنستا مسکراتا صحت مند دیکھ کر ممتا کی ماری ماں اس سے لپٹ کر خوشی کے آنسو بہانے لگی۔

بغداد میں قتلِ عام

ناگ نے اس عورت سے کہا۔

"بہن! تم اپنے بچے کو لے کر اس شہر سے نکل جاؤ۔"

عورت ناگ کی بہت شکر گزار تھی۔ اس کا بیٹا بھلا چنگا ہو گیا تھا۔ اس نے کہا۔

"بھائی میں اس شہر کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گا۔ میرے خاوند کو وزیر نے قید میں ڈال رکھا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"تم اپنے بچے کو لے کر کسی دوسرے شہر چلی جاؤ، میں تمہارے خاوند کو بھی وہاں پہنچا دوں گا۔"

عورت نے پوچھا۔

"مگر میں یہ شہر کیوں چھوڑ دوں بھائی۔"

اس سے آگے ناگ کو کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ وہ سلام کر کے مکان سے نکل آیا۔ سیدھا حکیم کی دکان پر گیا اور اسے جا کر بتایا کہ میں نے لڑکے کو ٹھیک کر دیا ہے۔ اتنے میں وہی لڑکا کنیز کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ حکیم کی دکان پر آ گیا۔ حکیم تو بھٹی بھٹی آنکھوں سے اسے تکنے
لگا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ کیونکہ وہ اسے موت کے
کنارے چھوڑ کر آیا تھا۔ حکیم نے ناگ سے کہا۔

"بیٹا آؤ میری گدی پر بیٹھ جاؤ۔ آج سے تم اس دکان کے مالک
ہو اور میں تمہارا غلام ہوں۔"

ناگ نے کہا۔

"محترم ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ میرے بزرگ ہیں۔ اس گدی پر
آپ ہی سجتے ہیں۔ میں آپ کی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔"

حکیم نے ناگ کو گلے لگا لیا اور کہا۔

"تم میرے ساتھ دکان میں بیٹھا کرو۔ جس مریض کا علاج میں نہ
کر سکوں، اس کا علاج تم کیا کرو۔ تاکہ لوگوں کا بھلا ہو سکے۔"

ناگ نے سوچا کہ وہ آدھا دن دکان پر بیٹھ کر عنبر کو بازار میں دیکھے
گا اور آدھا دن شہر کی گشت لگا کر ان کا کھوج لگائے
گا۔ وہ حکیم کی دکان پر بیٹھ گیا۔ حکیم نے اس سے پوچھا کہ اس نے
لڑکے کے جسم سے زہر کیسے نکالا؟ ناگ نے کہا کہ بس ایک دعا پڑھی
اور زہر نکل گیا۔ ناگ دوپہر تک حکیم کی دکان پر بیٹھا۔ آتے جاتے
لوگوں کو دیکھتا رہا۔ اسے نہ تو عنبر کہیں نظر آیا اور نہ ہی ماریا کی کہیں
سے خوشبو آئی۔ دوپہر کے بعد وہ دکان سے اُٹھ کر شہر کا چکر لگانے
چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی اتفاق سے حکیم کی دکان کے آگے سے نقلی ناگ
کا گزر ہوا۔ وہ اصلی ناگ کی تلاش میں تھا۔ حکیم نے اسے اصلی
ناگ سمجھتے ہوئے بلا کر کہا۔

"میاں تم ابھی تو دکان سے اُٹھ کر گئے تھے اور ابھی پھر آ
گئے ہو۔ کہیں تم جادوگر تو نہیں ہو؟"

نقلی ناگ یعنی جادوگر پجاری فوراً سمجھ گیا کہ اصلی ناگ اسی
دکان پر بیٹھتا ہوگا۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"اصل میں، میں آپ کو یہ کہنا بھول گیا تھا کہ میں شام کو واپس
آؤں گا۔"

حکیم نے کہا۔

"لیکن یہ کون سی کہنے والی بات ہے، تم تو روز ہی دوپہر کو
جا کر پھر شام کو واپس آتے ہو۔"

نقلی ناگ ذرا سا گھبرا گیا۔ مگر مکار آدمی تھا۔ جھٹ بول پڑا۔

"پھر بھی آپ میرے بزرگ ہیں۔ مجھے آپ کو روزانہ بتا کر
جانا چاہیے۔"

یہ کہہ کر نقلی ناگ یعنی جادوگر پجاری وہاں سے کھسک گیا۔
اس بار جادوگر پجاری نے بھی اصلی ناگ کی طرح کا عربی لباس پہن
رکھا تھا۔ تاکہ کسی کو ذرا سا بھی شک نہ ہو۔ اب جادوگر پجاری
شام کا انتظار کرنے لگا۔ کہ شام کو جب اصلی ناگ وہاں آئے، تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ اس کو کسی طریقے سے خنجر مار کر ہلاک کرنے کی کوشش کرے۔ اس نے ایک چھرا اس کام کے لیے پہلے ہی سے اپنی لمبی قمیض کے اندر چھپا رکھا تھا۔ جادوگر بچارہ اپنی سرائے میں آ کر لیٹ گیا اور شام کا انتظار کرنے لگا۔

اُدھر ایسا ہوا کہ ناگ سڑکوں پر عنبر ماریا کو تلاش کرتے کرتے یونہی دو گھنٹے بعد ہی واپس حکیم کی دکان پر آگیا۔ حکیم نے اسے دیکھ کر کہا۔

"میاں کیا بات ہے۔ یہ دوسرا چکر ہے تمہارا۔"

"کیا مطلب؟" اصلی ناگ نے حکیم سے پوچھا۔

حکیم نے کہا۔

"اتنی جلدی بھول گئے۔ ارے ابھی ایک گھنٹہ پہلے بھی تم آئے تھے اور مجھے کہہ کر گئے کہ تم شام کو واپس آؤ گے مگر شام سے پہلے ہی آ گئے۔ بتاؤ اب کیا لینے آئے ہو؟"

ناگ نے حیرانی سے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں تو دوپہر کا گیا ابھی آیا ہوں۔ بیچ میں بالکل نہیں آیا۔ کہیں آپ نے خواب تو نہیں دیکھا؟"

حکیم سوچ میں پڑ گیا۔

"تو وہ کون تھا؟"

"کون ہے وہ؟" ناگ نے پوچھا۔

حکیم بولا۔

"وہی جو ابھی ابھی آیا تھا اور جس کی شکل بالکل تمہاری تھی اور اس نے تمہاری طرح کے کپڑے پہن رکھے تھے۔"

اب ناگ سوچنے لگا کہ یہ کیا چکر ہے۔ یہ کون ناگ ہے جو اس کی شکل و صورت بنائے شہر میں پھر رہا ہے؟ کیا وہ کوئی جادوگر ہے؟ وہ کیا مقصد لے کر شہر میں میری شکل بنا کر آیا ہے؟ یہ سوال تھے جو ناگ کے دماغ میں پیدا ہو رہے تھے اور جن کا جواب اسے معلوم نہیں تھا۔ اس نے حکیم سے کہا۔

"ایسا لگتا ہے کہ کوئی شخص میرا حلیہ بنائے میری تلاش میں ہے اور مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اب جب وہ شخص آئے تو اسے اس جگہ بٹھائیں اور جانے نہ دیں۔"

حکیم نے ہنس کر کہا۔

"پاگل ہو گئے ہو۔ اپنا ہی چھپ چھپ کر انتظار کر رہے ہو۔ ارے وہ تم ہی تھے۔ تم بھول رہے ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"آپ ویسے ہی کریں جیسا میں کہتا ہوں۔"

اور یہ کہہ کر ناگ وہاں سے نقلی ناگ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کون مکار بہروپیہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے جو ہو بہو اس کی شکل بنا کر اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ ناگ نے سوچا کہ اگر وہ اپنی اصلی شکل میں بازاروں میں گھوما تو نقلی ناگ اسے پہچان لے گا، اور ہو سکتا ہے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے بہتر یہی ہے کہ حلیہ بدل کر اس کا کھوج لگایا جائے۔ یہ سوچ کر ناگ شہر کے ایک کھیت میں آ گیا۔ اس نے ایک معمولی کالے کوّے کی شکل بدلی اور اڑتا ہوا شہر کے بازاروں کے اوپر آ گیا۔ اگر وہ عقاب بنتا تو خطرہ تھا کہ لوگ گلی کوچوں بازاروں کے اوپر عقاب کو اڑتا دیکھ کر اس پر تیر نہ چلا دیں۔

ناگ کوّا بن کر شہر کے بازاروں پر اڑنے لگا۔ کبھی وہ ایک بازار میں آ کر کسی دکان کے چھجے پر بیٹھ جاتا اور کبھی دوسرے مکان کی منڈیر پر بیٹھ کر آتے جاتے لوگوں کو تکنے لگتا۔ اسی طرح نقلی ناگ کو تلاش کرتے کرتے ناگ شہر کی دیوار کے قریب ایک پرانے بے آباد قلعے کے اوپر آیا تو اس نے اپنے آپ کو دیکھ لیا۔ ایک آدمی ہو بہو اس کی شکل والا ویسا ہی لباس پہنے قلعے کے سامنے ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھا تھا۔

ناگ اسی کھجور کے درخت پر جا کر بیٹھ گیا۔ اب جو اس نے غور سے دیکھا تو خود بھی دنگ رہ گیا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ خود کھجور کے درخت تلے بیٹھا ہے۔ وہی آنکھیں، وہی ناک نقشہ وہی سر کے بال وہی گال اور وہی ہاتھ ۔۔۔ اس نے

ایسی جادوگری پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ جادو گر پجاری کو کوئی خبر نہیں تھی کہ اس کے اوپر شاخ پر وہی شخص بیٹھا اسے دیکھ رہا ہے جس کی وہ تلاش میں وہاں آیا ہے۔ وہ تو وقت گزار رہا تھا کہ شام ہو تو شہر میں حکیم کی دکان پر چھپ کر جائے اور ناگ پر حملہ کر کے اسے ختم کر دے۔ بیٹھے بیٹھے جادو گر پجاری کو خیال آیا کہ ذرا اس پرانے قلعے کی سیر کرے۔ وہ سیڑھیاں چڑھ کر قلعے کی چھت پر آ گیا۔ یہاں بے شمار پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ یہ قلعہ مسلمانوں کے پہلے کے زمانے کا تھا۔ اور اب ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ چھت درمیان سے ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور نیچے گہری کھڈ بنی ہوئی تھی۔

اُدھر اصلی ناگ بھی کوّے کی شکل میں چھت کے اوپر آ گیا، اور منڈیر پر ایک جگہ بیٹھ کر جادو گر پجاری یعنی اپنی شکل والے پُر اسرار آدمی کو تکنے لگا۔ پھر اس نے سوچا کہ اس شخص کے سامنے ظاہر ہو جانا چاہیے اور اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ اس کی شکل کیسے بنا کر پھر رہا ہے۔ ناگ نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنی اصلی شکل میں جادو گر پجاری کے سامنے آ گیا۔

اب وہاں دو ناگ تھے ایک اصلی اور ایک نقلی ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔ مگر اصلی اور نقلی میں کوئی فرق نہیں تھا۔ دونوں ایک ہی معلوم ہو رہے تھے۔ جیسے انسان کا آئینے میں عکس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نظر آتا ہے۔ جادو گر پجاری نے جو اپنے سامنے اصلی ناگ یعنی اپنے دشمن کو دیکھا تو ایک بار تو گھبرا کر پیچھے ہٹا مگر فوراً ہی سنبھلا اور جادو کا منتر پڑھ کر ناگ پر پھونکا۔ ناگ پر جادو کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ناگ نے کہا۔

"تم کون ہو؟ اور میری شکل کس لیے بنائے پھر رہے ہو؟"

جادو گر پجاری نے اب مکاری سے کام لیا اور مسکرا کر کہا۔

"اے ناگ! میں تمہارا جڑواں بھائی ہوں۔ پانچ ہزار سال پہلے میں تمہارے ساتھ ہی پیدا ہوا۔ مگر تمہاری ماں نے مجھے پہاڑوں میں چھپا دیا۔ کیونکہ ہمارا باپ جو کہ ایک شیش ناگ تھا۔ جڑواں سانپ پسند نہیں کرتا تھا۔"

ناگ نے غصّے میں کہا۔

"تم بکواس کرتے ہو۔ تم میری ناگن ماں پر الزام لگا رہے ہو تم کوئی دھوکے باز جادو گر ہو۔ سچ سچ بتاؤ۔ تم نے میری شکل کس مقصد کے لیے بنائی ہے۔ نہیں تو میں تمہیں ابھی ہلاک کر دوں گا۔"

جادو گر پجاری کچھ بوکھلایا۔ پھر سنبھل گیا اور کہنے لگا۔

"تمہاری ناگن ماں میری بھی ماں تھی۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے اپنی ماں پر الزام لگانے کی۔ میری بات مانو ___ میں تمہارا بھائی ہوں۔"

ناگ نے کہا۔

"تو پھر اپنی گردن پر لگا ہوا شیش ناگ کا خاندانی نشان دکھاؤ۔"

جادو گر پجاری نے ایک ہاتھ سے گردن پر سے کپڑا پرے ہٹا کر کہا۔

"لو آ کر دیکھ لو بے شک۔ یہ ہے نشان۔"

ناگ آگے بڑھا اور گردن پر نشان دیکھنے کے لیے جھکا۔ تو جادو گر پجاری نے دوسرے ہاتھ سے خنجر نکال کر وار کر دیا مگر ناگ بھی غافل نہیں تھا۔ اس نے جادو گر پجاری کا ہاتھ پکڑ کر زور سے گھمایا۔ جادو گر پجاری قلا بازی کھا کر گر پڑا۔ ناگ کا خیال تھا کہ وہ اسے اس طرح قابو میں کر لے گا۔ یہ اس کی بھول تھی۔ جادو گر پجاری بہت طاقتور تھا۔ ناگ پجاری کی طرف بڑھا کہ اس کی گردن دبوچ لے کہ پجاری نے ایک پتھر اٹھا کر زور سے مارا۔ پتھر ناگ کے سر پر لگا اور اسے چکر آ گیا۔ اب ناگ نے سانس کھینچا اور ایک اژدہے کی شکل اختیار کر لی اور جادو گر پجاری کی طرف پھنکارتا ہوا لپکا۔ جادو گر پجاری نے جادو کے منتر پڑھ کر سانپ کی شکل بدل لی اور وہاں سے تیزی سے بھاگا مگر اژدہا بہت بڑا تھا۔ اس نے زور سے سانس کھینچ کر جادو گر پجاری کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ جادو گر پجاری نے جادو کا منتر پڑھا اور ایک گھوڑا بن گیا اور اژدہا کو ٹانگوں سے کچلنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے لیے اس پر لپکا۔ ناگ نے اس وقت ایک شیر کی شکل بدل لی اور دھاڑ مار کر جادوگر پجاری کی گردن اپنے جبڑے میں لے کر ایک ایسا زبردست جھٹکا دیا کہ گھوڑے کی گردن ٹوٹ گئی۔ اور وہ مرگیا۔

ناگ نے اس کی گردن چھوڑ دی۔ جادوگر پجاری موت کے ساتھ ہی اپنی اصلی صورت میں آگیا۔ وہ مرچکا تھا۔ ناگ نے بھی شیر سے انسان کی شکل بدل لی۔ اس کے سر پر جو پتھر لگا تھا اس کی چوٹ کی وجہ سے اسے بار بار چکر آ رہے تھے۔ وہ چھت پر لڑکھڑاتا ہوا چل کر سیڑھی کے دروازے تک بڑی مشکل سے آیا۔ اسے ہر شے گھومتی نظر آ رہی تھی۔ وہ عقاب بن کر وہاں سے اڑنے کے لیے سانس کھینچنے ہی لگا تھا کہ بے ہوش ہو کر وہیں پرانے قلعے کی چھت پر سیڑھی کے پاس گر پڑا۔

جادوگر پجاری کے مرتے ہی ماریا پر سے اس کا جادو اور طلسم ختم ہو گیا۔ کالے پہاڑ والے آتش پرستوں کے مندر کی ایک کوٹھڑی میں وہ تلوار ہاتھ میں لیے کھڑی تھی۔ اچانک اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور وہ پوری طرح غائب ہو گئی۔ اب اسے کوئی بڑے سے بڑا جادوگر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس کی یادداشت بھی اچانک واپس آگئی۔ اس نے کوٹھڑی میں چاروں طرف دیکھا کہ میں کہاں آگئی ہوں۔ مجھے یہاں کون لایا۔

عنبر اور ناگ کہاں ہیں؟ کوٹھڑی پر تالا لگا تھا مگر ماریا کے لیے وہ تالہ کچھ بھی نہیں تھا۔ اس نے دروازے کو باہر کو دھکیلا تو تالا ٹوٹ گیا، اور دروازہ کھل گیا۔ ماریا نے دیکھا کہ دن کی روشنی پہاڑیوں میں پھیلی ہے اور وہ ایک چٹان کے اوپر مندر کی سیڑھیوں کے اوپر کھڑی ہے۔ یہ میں کونسی جگہ آگئی ہوں۔ مجھے کس نے یہاں لاکر بند کر دیا تھا۔ یہ کون سا ملک ہے؟

وہ سوچنے لگی۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ آگ کی دیوی کوکلاں کو بھی جادوگر پجاری کی موت اور ماریا کے آزاد ہونے کا پتہ چل گیا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ جادوگر خود ہی اپنی بے وقوفی سے موت کے منہ میں چلا گیا تھا۔ ماریا مندر کے نیچے سیڑھیاں اتر کر آگئی۔ پہاڑیوں کے پار اسے ایک دریا دکھائی دیا۔ وہ دریا کی طرف زمین سے بلند ہو کر اڑنے لگی۔ اس کی رفتار کافی تیز تھی۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ عنبر وہاں سے دور بابل کے کھنڈروں کے کنویں میں بند ہے اور ناگ شہر بغداد کے اندر ایک پرانے قلعے کی چھت پر ٹوٹی ہوئی سیڑھیوں کے پاس بے ہوش پڑا ہے۔ ماریا دریا پار کر گئی۔ یہاں اس نے دیکھا کہ مشرق کی طرف سے بہت دھول اور گرد و غبار اٹھ رہا ہے۔ وہ ادھر کو گئی کہ معلوم کرے کہ یہ گرد و غبار کس شے کا ہے۔ پہلے وہ سمجھی کہ شاید کوئی زبردست آندھی آ رہی ہے۔ قریب جا کر معلوم ہوا کہ یہ چنگیز خان کی فوج ہے جو بغداد پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حملہ کرنے جا رہی ہے۔ اب ماریا سمجھ گئی کہ وہ بغداد شہر کے قریب ہے۔ جہاں عباسی خلیفہ کی حکومت ہے۔ وہ جانتی تھی کہ چنگیز خان کی یہ فوج بغداد کے گلی کوچوں میں لوگوں کا قتل عام کرنے جا رہی ہے۔ مگر وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتی تھی۔ یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔ اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا تھا۔ یہ ہونی تھی جس کو ہو کر رہنا تھا۔ ماریا نے چنگیز خان کی فوج کے اوپر ایک چکر لگایا۔ بہت بڑی فوج تھی۔ جدھر دیکھو سپاہی ہی سپاہی نظر آتے تھے۔ تلواریں نیزے چمک رہے تھے۔ پتھر پھینکنے والی اور آگ کے گولے پھینکنے والی لکڑی کی مشینیں ہزاروں کی تعداد میں ساتھ تھیں۔ چنگیز خان دو سینگوں والا تاج پہنے ایک بہت بڑے رتھ کے اوپر تخت پہ تلوار لیے بیٹھا تھا۔ اور چار حبشی غلام اس کے پیچھے کھڑے تھے۔ چنگیز خان کا چہرہ بڑا خوفناک تھا۔ بڑی بڑی مونچھیں غصے سے پھڑک رہی تھیں۔ کیونکہ بغداد کے بادشاہ نے اس کے سفیروں کو قتل کر دیا تھا۔ وہ بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور لوگوں کی گردنیں کاٹنے جا رہا تھا۔

ماریا نے چنگیز خان کے لشکر کو وہیں چھوڑا اور خود بغداد کی طرف چل پڑی۔ وہ زمین سے ہزار فٹ کی بلندی پہ ہوا میں بڑی تیزی سے اڑتی جا رہی تھی۔ شام کا اندھیرا پھیلتے ہی وہ بغداد شہر کے پاس آگئی۔ یہاں مخبر چنگیز خان کی فوج کی خبر پھیل گئی تھی۔

شہر کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ کسی کو باہر جانے یا اندر آنے کی اجازت نہیں تھی۔ شہر کی دیوار کے اوپر مورچوں میں عباسی فوج کے سپاہی تیر کمان لے کر بیٹھ گئے تھے۔ شہر کے اندر لوگ گھبرائے ہوئے تھے اور اپنے گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔

شہر کے بازاروں میں شاہی فوج کے دستے پھر رہے تھے۔ کچھ دکانیں کھلی تھیں۔ زیادہ دکانیں بند تھیں۔ گھروں میں چراغ جل رہے تھے۔ بازاروں میں بھی تیل کے لیمپ روشن تھے۔ ماریا شاہی محل کی طرف آگئی۔ یہاں فوج کا زبردست پہرہ تھا۔ ماریا محل کے اندر آگئی۔ شہزادیاں پریشان تھیں۔ کنیزیں چنگیز خاں کی فوج کا سن کر گھبرائی ہوئی پھر رہی تھیں۔ بادشاہ نے دربار لگا رکھا تھا۔ اور اپنے امیروں اور وزیروں سے جنگ کے بارے میں مشورہ کر رہا تھا۔ یہاں سازشی امیر بھی تھے۔ جو اندر سے چنگیز خان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ اور جنہوں نے چنگیز خان کو اپنی مدد کا یقین دلایا ہوا تھا۔

ماریا نے ایک شہزادی کو دیکھا کہ جس کا چہرہ فرشتے کی طرح پاک تھا۔ کالی آنکھیں کالے بال اور گورا رنگ تھا۔ وہ اپنے کمرے میں کم خواب کے بستر پہ پریشان بیٹھی تھی۔ اس کی کنیز اسے حوصلہ دے رہی تھی۔

"شہزادی صاحبہ آپ ناحق پریشان ہوتی ہیں۔ چنگیز خان کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فوج شاہی محل میں داخل نہیں ہو سکتی۔ آپ بے فکر رہیں۔" شہزادی نے کہا۔

"میں بادشاہ کے سوتیلے بھائی کی یتیم شہزادی ہوں۔ سب اپنے اپنے بچاؤ کی فکر کر رہا ہے۔ میری کسی کو پرواہ نہیں ہے کاش میں اپنی ماں کے پاس دمشق چلی جاتی۔" کنیز نے کہا۔

"شہر کے سارے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ آپ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتیں۔ حوصلہ نہ ہاریں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ماریا شہزادی کے کمرے سے نکل کر چھت پر آ گئی اور پھر وہاں سے پرواز کرتی شہر کے بڑے دروازے کی طرف آئی۔ تو چنگیز خان کی خونخوار فوج سامنے میدان میں پہنچ چکی تھی۔ شہر میں افراتفری مچ گئی تھی۔ فصیل کے اوپر عباسی فوج کے سپاہی چوکس ہو گئے تھے۔ اس افراتفری میں ناگ اور عنبر کو تلاش کرنا محال تھا۔

ویسے بھی عنبر چاہ بابل میں پڑا تھا اور ناگ شہر کے پرانے قلعے کی چھت پر بے ہوش پڑا تھا۔ ماریا نے شہر کے دروازے کے اوپر آ کر ایک برج میں بیٹھ گئی۔ چنگیز خان کی فوجوں نے حملہ شروع کر دیا۔ بڑی بڑی لکڑی کی مشینیں شہر کی فصیل پر پتھر پھینکنے لگیں تاکہ دیوار توڑ کر اندر گھسا جائے۔ دیوار کے اوپر سے عباسی فوجوں نے تیروں کی بارش کر دی۔ جنگ شروع ہو گئی

چنگیزی فوجیں شہر کے دروازے کو توڑنے لگیں۔ اوپر سے ان پر گرم کھولتا ہوا تیل پھینکا گیا جس نے سینکڑوں فوجی ہلاک ہو گئے۔ باقی پیچھے ہٹ گئے۔ چنگیز خان نے حکم دیا کہ حملہ روک کر شہر کا محاصرہ کر لیا جائے۔ تاکہ شہر کے اندر کوئی کھانے پینے کی چیز نہ جا سکے۔ ماریا ساری رات برج میں بیٹھی رہی۔

دن نکلا تو وہ شاہی قلعے میں واپس آ گئی۔ یہاں قلعے کے اوپر ایک خالی کمرہ بنا ہوا تھا۔ ماریا نے وہاں ڈیرا ڈال دیا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ ناگ اور عنبر اسے اسی شہر میں ملیں گے۔ اُدھر دوسرے دن جب دھوپ نکلی تو ناگ کو ہوش آ گیا۔ اس کا سر ابھی تک درد کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ پرانے قلعے کی چھت پر پڑا ہے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا۔ کھیتوں کے پار شہر کے مکانوں کو سڑک جاتی تھی۔ اس نے وہاں لوگوں کو اِدھر اُدھر پریشانی میں دوڑتے بھاگتے دیکھا تو ایک آدمی سے پوچھا کہ کیا بات ہو گئی ہے؟ اس نے بتایا کہ چنگیز خان کی فوجوں نے شہر کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔

ناگ وہاں سے سیدھا حکیم صاحب کی دکان پر آیا۔ ان کی دکان بند تھی۔ وہاں سے ناگ اس عورت کے گھر آیا جس کے بیٹے کا اس نے علاج کیا تھا۔ وہ گھر بھی بند تھا۔ ناگ نے سوچا کہ اسے اس شہر سے نکل جانا چاہیے۔ کیونکہ وہاں بڑا زبردست قتل عام ہونے والا تھا۔ یہ سوچ کر وہ گلی میں سے نکل کر بازار میں آ گیا۔ وہ کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھلی جگہ پہنچ کر ہوا میں اُڑ جانا چاہتا تھا۔ کھلی جگہ پر آتے ہی ہوا کا ایک جھونکا ایسا آیا جس میں ماریا کی خوشبو تھی۔

ناگ وہیں رُک گیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس کا اندازہ درست نکلا۔ ماریا اسی شہر بغداد میں ہی ہے۔ وہ اس طرف کو چلا جدھر سے خوشبو آئی تھی، مگر افسوس کہ تھوڑی دور چلنے کے بعد خوشبو غائب ہو گئی۔ ناگ نے ایک بار پھر شہر کے گلی کوچوں میں ماریا کی تلاش شروع کر دی۔ وہ شام تک ماریا کو تلاش کرتا رہا مگر وہ اسے نہ مل سکی۔

رات کو ناگ ایک سرائے میں آ گیا جہاں لوگ پریشانی کی حالت میں بیٹھے چنگیز خان کے حملے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ کوئی کہہ رہا تھا۔ کہ عباسی فوج چنگیز خان کو شکست دے دے گی اور کوئی کہتا تھا کہ چنگیز خان شہر کو تباہ و برباد کرنے آیا ہے۔ ناگ خاموشی سے بیٹھا ان کی باتیں سنتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ شہر میں قتل عام ہو گا۔ اور ان لوگوں میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچے۔ مگر وہ یہ بات اب کسی کو نہیں بتانا چاہتا تھا۔ لوگ اس کو قتل کرنے کو دوڑتے۔ رات ناگ نے وہیں بسر کر دی۔ اسی طرح اُدھر ماریا بھی شاہی محل کی چھت والے کمرے میں پڑی تھی۔ تین دن گزر گئے۔ ماریا روز دن کو شہر میں ناگ کو تلاش کرتی۔

لیکن اس زمانے کا بغداد شہر بہت بڑا تھا۔ ہمارے لاہور اور کراچی کے شہر سے دوگنا تھا۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس

کے باغ اور پارک اتنے بڑے تھے کہ ایک کنارے پر کھڑا آدمی دوسرے کنارے سے نظر نہیں آتا تھا۔ ماریا کو ناگ نہ مل سکا۔ اسی طرح چھ روز گزر گئے۔ ساتویں روز چنگیز خان کی فوجوں نے شہر کا دروازہ توڑ دیا اور وہ تلواریں لہراتی شہر میں داخل ہو گئیں۔ اب وہاں قتل عام شروع ہو گیا۔ چیخ و پکار سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ وحشی سپاہی انسانوں کو دھڑا دھڑ قتل کیے جا رہے تھے۔

ماریا کو محل کی اس شہزادی کا خیال آ گیا جو بادشاہ کے سوتیلے بھائی کی بیٹی تھی۔ بھلا اس افراتفری میں اسے کون پوچھے گا۔ اور وہ تو پہلے ہی بڑی پریشان تھی۔ اب تو شہر میں قتل عام ہو رہا ہے۔ خدا جانے اس کا کیا حال ہو گا۔

ماریا نے محل کی چھت پر سے دیکھا۔ چنگیز خان کی فوجوں نے شاہی محل کو گھیرے میں لے رکھا تھا اور کئی جگہوں پر اسے آگ لگا دی تھی۔ شہر میں بھی سپاہی لوٹ مار کر کے گھروں کو آگ لگا رہے تھے۔ ماریا محل کی چھت کے نیچے اُتر آئی۔ محل میں شور مچا تھا۔ بادشاہ ملکہ اور تمام شہزادیاں محل کے کسی خفیہ راستے سے نکل کر تہہ خانوں میں جا چکی تھیں۔ ماریا شہزادی کے کمرے کے پاس آئی تو دیکھا کہ اس کے کمرے کے باہر بڑا بھاری تالا پڑا تھا۔ اندر شہزادی بند تھی۔ اندر سے شہزادی اور اس کی کنیز کی آوازیں آ رہی تھیں کہ انہیں باہر نکالا جائے۔ ایسا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگتا تھا کہ شاہی خاندان اُسے وہیں بند کر کے بھاگ گیا ہے۔

ماریا نے لات مار کر دروازہ توڑ دیا۔ شہزادی سخت پریشانی میں پلنگ پر بیٹھی رو رہی تھی۔ کنیز دروازے کے پاس حیران کھڑی تھی۔ دروازہ ٹوٹا تو شہزادی نے پلٹ کر دیکھا۔

کنیز نے کہا۔

"شہزادی صاحبہ! یہاں سے بھاگ چلیں۔"

"مگر یہ دروازہ کس نے توڑا ہے۔ کیا دشمن محل میں آگیا ہے۔"

کنیز نے دروازے سے باہر جھانک کر دیکھا اور کہا۔

"دشمن تو ابھی نہیں آیا مگر ہمارے کسی مہربان نے ہمارے لیے دروازہ توڑ دیا ہے۔ چلیے یہاں سے نکل چلیں۔"

شہزادی نے کہا۔

"وہ لوگ مجھے کیوں بند کر گئے تھے۔"

"اس لیے کہ آپ ان پر بوجھ ہیں، وہ آپ کو فالتو چیز سمجھتے ہیں۔ آپ یتیم ہیں۔"

شہزادی نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"خدا کرے کہ میں خیریت سے نکل کر دمشق میں اپنی امی حضور کے پاس پہنچ جاؤں۔ پھر کبھی اِدھر کا رُخ نہیں کروں گی۔"

کنیز نے پوچھا۔

"کیا آپ کو خفیہ راستے کا پتہ ہے؟"

شہزادی بولی۔

"ہاں۔ میں ایک بار اپنے باپ کے ساتھ اس راستے سے محل میں داخل ہوئی تھی۔ تم آؤ میرے ساتھ۔"

شہزادی نے کنیز کو ساتھ لیا اور محل کے خفیہ راستے کی طرف دوڑ پڑی۔

ماریا یہ سب کچھ دیکھتی اور سنتی رہی۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ شہزادی اب محل سے باہر نکل جائے گی تو وہ محل سے باہر آ گئی۔ شہر کی سڑکوں میں چنگیز خاں کے سپاہی لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔ ماریا ان کے اوپر سے ہوتی ہوئی ایک چوک میں آ گئی۔ یہاں آ کر ماریا نے دو خونخوار منگول سپاہیوں کو دیکھا کہ ایک عورت کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ عورت کے بال کھلے تھے۔ وہ گھبرائی ہوئی تھی۔ ایک سپاہی نے اس پر نیزہ پھینکا۔ خوش قسمتی سے نیزہ مکان کے دروازے سے جا ٹکرایا۔ عورت مکان میں داخل ہو گئی۔ منگول سپاہی بھی ساتھ ہی مکان میں گھس گئے۔ ماریا بھی غوطہ لگا کر مکان کے اندر آ گئی۔ اس نے مصیبت زدہ عورت کو بچانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ ہاتھی اور شہزادی

ماریا کو مکان میں آتے ہی ناگ کی خوشبو آئی۔

وہ چونک پڑی۔ خوشبو بڑی تیز آ رہی تھی۔ عورت نے ایک کوٹھڑی میں گھس کر دروازہ بند کر لیا۔ منگول سپاہی دروازہ توڑنے لگے۔ ماریا نے ناگ کو آواز دی۔ اتنے میں عورت چیخ مار کر کوٹھڑی سے باہر نکل آئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک لمبا سیاہ ناگ پھنکارتا ہوا سپاہیوں کی طرف بڑھا۔ یہ ناگ تھا۔ اس نے ابھی ماریا کی تیز خوشبو اور آواز محسوس کر لی تھی۔ اس نے اپنی زبان میں ماریا سے کہا۔

"ماریا! انہیں یہیں ختم کر دو۔"

سپاہی سانپ کو مارنے کے لیے تلواریں لے کر اس پر حملہ کرنے لگے تو ماریا نے ایک سپاہی کو پیچھے سے ایسا ہاتھ گردن پر مارا کہ وہ پیچھے گرا اور پھر نہ اٹھ سکا۔ دوسرے کو ناگ نے ڈس لیا۔ عورت کونے میں لگی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ ناگ جلدی سے ماریا کو لے کر دوسرے کمرے میں آ گیا۔ یہاں آتے ہی وہ انسانی شکل میں آیا۔

اور اس نے ماریا سے کہا۔

"خدا کا شکر ہے تم سے پھر ملاقات ہوئی۔"

ماریا نے خوش ہو کر کہا۔

"مجھے تو مکان میں داخل ہوتے ہی تمہاری خوشبو آ گئی تھی۔ عنبر کہاں ہو گا۔؟"

ناگ نے کہا۔

"یہ تو کچھ معلوم نہیں۔ خیر اسے بھی تلاش کر لیں گے۔ بغداد پر منگول فوج خدا کا قہر بن کر ٹوٹ پڑی ہے۔ چلو اس عورت کو یہاں سے باہر نکالیں۔"

ناگ انسانی شکل میں عورت کے پاس کوٹھڑی میں آیا تو وہ ابھی تک خوف سے کانپ رہی تھی۔ ناگ نے اسے حوصلہ دیا۔ عورت نے کہا۔

"مجھے خدا نے بچا لیا۔ اگر سانپ نہ آتا تو یہ لوگ مجھے قتل کر دیتے۔"

ناگ نے پوچھا۔

"تمہیں کہاں جانا ہے۔ آؤ میں تمہیں چھوڑ آؤں۔"

عورت نے کہا۔

"مجھے اس شہر سے باہر نکال دو کسی طرح سے دریا پار میری بہن کا گاؤں ہے میں وہاں چلی جاؤں گی۔"

ناگ نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے شہر میں چنگیز خان کی فوج لوگوں کا قتل عام کر رہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ ایسی حالت میں تم کیسے شہر سے باہر نکل سکو گی۔"

عورت کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ کہنے لگی۔

"گاؤں میں میرے بچے میرے لیے پریشان ہوں گے۔ خدا کے واسطے مجھے کسی طرح یہاں سے باہر نکال دو۔"

ناگ نے اپنی زبان میں ماریا سے بات کی۔ یہ خاموش زبان تھی۔ ماریا سے مشورہ لیا۔ ماریا نے کہا۔ "ایسا ہی کر دو۔"

ناگ نے عورت سے کہا۔ "اچھا دیکھو باہر میرا ایک وفادار ہاتھی کھڑا ہے۔ تم باہر آؤ گی تو وہ تمہیں اپنی سونڈ پر اٹھا کر دوڑنا شروع کر دے گا۔ ہرگز ہرگز ڈرنا نہیں۔ وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ وہ تمہیں تمہارے گاؤں پہنچا کر واپس آجائے گا۔"

عورت بے چاری کو موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ وہ ہاتھی پر سوار ہونے کے لیے بھی تیار ہو گئی۔ ناگ نے کہا۔

"میں باہر جا کر ہاتھی کو لاتا ہوں۔ جب تمہیں ہاتھی کی آواز سنائی دے باہر نکل آنا۔ میں تمہیں وہاں نہیں ملوں گا۔ میں جا چکا ہوں گا۔ مگر تم بے فکر ہو کر ہاتھی کے ساتھ چلی جانا۔"

اتنا کہہ کر ناگ باہر نکل گیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے سانس لیا اور ایک بہت بڑی افریقی ہاتھی کی شکل اختیار کر لی۔ اس نے ایک چنگھاڑ ماری۔ عورت بے چاری ڈرتے ڈرتے مکان سے باہر آگئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ سامنے ایک پہاڑ جتنا بڑا ہاتھی کھڑا ہے۔ خوف سے پیچھے کو جانے ہی لگی تھی کہ ہاتھی نے

اسے سونڈ آگے بڑھا کر اس میں لپیٹ لیا اور اس کے ساتھ ہی بازار میں آکر شہر کے بڑے دروازے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔

ایک خوفناک ہاتھی کی سونڈ میں عورت کو دیکھ کر منگول فوج کے سپاہی بھی ڈر کے مارے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ ہاتھی دیوانوں کی طرح چنگھاڑتا سپاہیوں کو لتاڑتا بھاگا چلا جا رہا تھا۔ وہاں ایک اور بھگدڑ مچ گئی۔ چنگیز خان کے فوجی لوگوں کو قتل کرنا بھول کر اپنی جانیں بچانے کے لیے بھاگنے لگے۔ ہاتھی شہر کے دروازے میں آگیا۔ عورت اس کی سونڈ میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کے بال لہرا رہے تھے اور وحشت سے آنکھیں کھلی تھیں۔ دو سپاہیوں نے آگے بڑھ کر ہاتھی پر نیزے پھینکے۔ ہاتھی نے ان دونوں کو اپنے بھاری بھرکم پاؤں تلے کچل دیا۔

شہر کا دروازہ کھلا تھا۔ لوگوں میں افراتفری مچی تھی۔ ہاتھی عورت کو لیکر شہر سے باہر نکل گیا اور دریا کی طرف میدان میں بھاگنا شروع کر دیا۔ یہاں آکر اس نے عورت کو اپنی گردن پر بٹھا دیا۔ عورت کا خوف کے مارے بُرا حال تھا۔ مگر وہ موت کے منہ سے نکل آئی تھی اور خدا کا شکر ادا کر رہی تھی۔ ہاتھی دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ ماریا ہاتھی کے اوپر اس کے ساتھ ساتھ اڑ رہی تھی۔ یہاں تک کہ دریا آگیا۔ ہاتھی دریا میں اتر گیا۔ دریا کا پانی گہرا تھا۔ مگر ہاتھی تیر کر دریا پار کر گیا۔ دریا کے دوسرے کنارے پر آکر اسے دور ایک گاؤں دکھائی دیا۔ عورت نے اس گاؤں کی طرف اشارہ کرکے ہاتھی سے کہا۔ "ہاتھی بھائی! مجھے اس گاؤں میں جانا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا بھی اب ہاتھی پہ بیٹھ گئی تھی۔ وہ ہنس پڑی۔ اس نے اپنی خاموش زبان میں ناگ سے کہا۔ "چلو ناگ بھائی اس عورت کو اس کے گاؤں تک چھوڑ آتے ہیں۔"

ہاتھی نے گاؤں کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ ناگ نے عورت کو گاؤں کنارے نیچے اتار دیا۔ گاؤں کے اکثر لوگ منگولوں کے حملے کے ڈر سے بھاگ چکے تھے۔ صرف اس عورت کے بچے اور ماں باپ ابھی تک اس کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے اسے دیکھا کہ ہاتھی پر سے نیچے اتر رہی ہے تو پہلے انہیں اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا۔ جب ہاتھی عورت کو اتار کر دریا کی طرف واپس چلا گیا تو وہ بھاگ کر اس عورت کے پاس آئے اور خوشی سے روتے ہوئے اس سے لپٹ گئے۔ عورت نے کہا۔ "خدا جانے یہ ہاتھی تھا یا کوئی فرشتہ تھا۔ بھی مجھے یہاں تک نکال لایا ہے۔"

دریا کے دوسرے کنارے پہ جا کر ہاتھی نے پھر سے ناگ کی شکل بدل اور ماریا سے کہا۔ "اب عنبر کو ہم کہاں تلاش کریں؟ بغداد میں تو تاریخ کا سب سے بڑا خون خرابہ ہو رہا ہے۔ کیا ان حالات میں وہ اس شہر میں ہو گا؟"

ناگ نے کہا: "آؤ اسے شہر سے باہر کہیں تلاش کرتے ہیں۔"

دونوں شہر سے باہر آ کر ایک چبوترے پہ بیٹھ گئے۔ سامنے دور تک چنگیز خان کی فوجوں کے خیمے لگے تھے اور ان پہ فتح کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ یہاں ناگ نے ماریا کو بتایا کہ کس طرح سے وہ جادوگر پجاری کے قبضے میں آ کر اپنی یادداشت تک بھول گئی تھی اور پھر کس طرح ناگ

نے جادوگر پجاری کو ہلاک کر دیا۔

"ضرور عنبر بھی ہماری تلاش میں ہو گا۔"

ماریا نے کہا: "مجھے کچھ یاد نہیں۔ صرف اتنا یاد ہے کہ مجھے جب ہوش آیا تو تلوار میرے ہاتھ میں تھی اور میں یہاں سے   میل دور ایک پہاڑی مندر کی کوٹھڑی میں اکیلی کھڑی تھی۔"

ناگ بولا: "ہو سکتا ہے عنبر تمہاری تلاش میں اسی شہر گیا ہو۔"

ماریا کہنے لگی: "اگر وہ اس شہر میں بھی گیا ہو گا تو اب تک اسے معلوم ہو چکا ہو گا کہ میں وہاں نہیں ہوں۔"

وہ باتیں کر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا شہر سے چھکڑوں میں کتابیں بھر بھر کر باہر لائی جا رہی ہیں۔ ماریا نے کہا: "یہ بہت قیمتی کتابیں ہیں۔ انہیں یہ وحشی فوجی دریائے دجلہ میں پھینکنے جا رہے ہیں۔"

ناگ نے کہا: "اور ہم ان میں سے ایک کتاب بھی نہیں بچا سکتے۔ کیونکہ ہم تاریخ کے دھارے کو نہیں بدل سکتے۔ نہ تاریخ کے واقعات میں دخل دے سکتے ہیں۔"

منگول سپاہیوں کے ہاتھوں میں خون آلود تلواریں تھیں اور چہروں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ شہر میں قتل عام بند ہو چکا تھا۔ شاید اس لیے کہ قتل ہونے کے لیے کوئی نہیں بچا تھا۔ پھر چنگیز خان کے حکم سے شہر کو آگ لگا دی گئی اور شہر دھڑا دھڑ جلنے لگا۔ ماریا اور ناگ وہاں سے اٹھ کر دریا کے قریب ایک بارہ دری میں آ کر بیٹھ گئے۔ ماریا نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اب اگر عنبر شہر میں ہوا بھی تو ضرور باہر آ جائے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہم آگ میں نہیں رہ سکتے اور باہر نکل آئے ہوں گے۔"

بارہ دری سے شہر کا بڑا دروازہ سامنے نظر آ رہا تھا۔ شہر میں آگ کے شعلوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"کیوں نہ چنگیز خان کو چل کر دیکھا جائے۔ وہ اپنے خیمے کے دربار میں ہوگا۔"

ناگ بولا: "چلو چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ وہیں کہیں عنبر بھی نظر آ جائے۔ اس کا کوئی پتہ نہیں۔ وہ کبھی کسی اور کبھی کسی روپ میں مل جاتا ہے۔"

ناگ اٹھنے ہی لگا تھا کہ تین چار سپاہی قہقہے لگاتے خرمستیاں کرتے تلواریں لہراتے اس کے پاس آ کر بولے۔

"کیوں بے۔ کون ہے تو؟" ناگ نے انہیں خاموشی سے دیکھا۔ ماریا بھی انہیں تکنے لگی۔ ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"بغداد شہر کا رہنے والا ہوں۔ آگ سے بچ کر یہاں بیٹھا تھا۔"

ایک سپاہی نے تلوار اٹھا کر کہا: "بدبخت تو ابھی زندہ ہے۔"

ناگ نے کہا: "ہاں میں زندہ ہوں تاکہ تمہیں موت کے پاس روانہ کر سکوں۔"

سپاہیوں کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ تلوار لہراتے ناگ پر ٹوٹ پڑے۔ مگر ناگ بھی غافل نہیں تھا۔ اس نے ایک سیکنڈ کے اندر اندر گہرا سانس لیا اور سفید عقاب بن کر پھڑپھڑاتا ہوا اوپر اڑ کر چکر لگانے لگا۔ تینوں سپاہی ہکے بکے ہو کر کبھی اوپر اور کبھی ایک دوسرے کو تکنے لگے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایک انسان دیکھتے دیکھتے عقاب کیسے بن گیا۔

اس دوران میں ماریا نے اپنا کام شروع کر دیا۔ وہ ایک سپاہی کے پیچھے آئی۔ اس کی کلائی پر ٹھڈ مارا۔ تلوار اس سپاہی کے ہاتھ سے گر پڑی۔ ماریا نے تلوار اٹھا لی۔ تلوار اس کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گئی اور پھر یہ غیبی تلوار ایک سپاہی کے سینے سے پار ہو کر باہر نکل آئی۔ سپاہی خون میں لت پت ہو کر گرا۔ تو ماریا نے تلوار دوسرے سپاہی کے سینے میں گھونپ دی۔ دوسرے سپاہی کو گرتا دیکھ کر تیسرا سپاہی وہاں سے بھاگا ہی تھا کہ ناگ نے عقاب کی شکل میں آندھی کی طرح غوطہ لگایا اور اس کی آنکھوں پر ایسا پنجہ مارا کہ اس کے دونوں ڈیلے نکل گئے۔ ان تینوں سپاہیوں نے بغداد کے سینکڑوں بے گناہ انسانوں کا خون بہایا تھا۔ قدرت نے انہیں ان کے ظلم کا بدلہ دے دیا تھا۔

اس کام سے فارغ ہو کر ناگ اور ماریا چنگیز خان کے لشکر کی طرف روانہ ہو گئے۔ ناگ عقاب کی شکل میں اڑ رہا تھا اور ماریا اس کے ساتھ ساتھ کافی نیچے ہوا میں تیرتی ہوئی جا رہی تھی۔ وہ فوجوں کے خیموں کے اوپر سے گزر رہے تھے۔ بے شمار خیمے لگے تھے۔ جہاں فوج کے سپاہی لوٹ مار کا سامان جمع کر رہے تھے۔ شام ہو گئی تھی۔ جگہ جگہ مشعلیں جل رہی تھیں۔ خیموں کے آگے ہر جگہ آگ جل رہی تھی۔ ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی۔ ایک خیمہ جو سب سے خوبصورت تھا۔ درمیان میں لگا تھا۔ اس کے آگے منگول سپاہیوں کا ایک دستہ پہرہ دے رہا تھا۔ ماریا چونکہ ناگ کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عقاب کی شکل میں اڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اس لیے اس نے قریب آ کر بولی۔

"ناگ! ابھی خیمہ چنگیز خاں کا خیمہ ہے مگر تم اس کے اندر جاؤ گے تو یہ تمہیں پکڑ لیں گے۔ سفید عقاب تو چنگیز خان بہت پسند کرتا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"پکڑے گا تو وہ مجھے شاہی عقاب بنا کر رکھے گا۔ مجھے ذبح تو نہیں کرے گا۔ اتنی دیر بادشاہوں کی دعوت ہی اڑاؤں گا۔ تم میرے ساتھ ساتھ رہنا۔"

ماریا نے مسکرا کر کہا۔

"کہیں دعوت کے لالچ میں کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا۔ ویسے میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

ناگ غوطہ لگا کر خیمے کے دروازے میں سے اندر داخل ہو گیا۔ پہرے دار اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔ عقاب اندر جا کر اِدھر اُدھر پھڑ پھڑا کر اڑنے لگا۔

اندر چنگیز خان اپنے درباری امیروں کے ساتھ بیٹھا بغداد کے بعد دمشق پہ حملہ کرنے کی سکیم بنا رہا تھا کہ اچانک ایک سفید عقاب کو اندر آتے دیکھا تو قہقہہ مار کر بازو پھیلا کر بولا۔

"دیوتاؤں نے مجھے ساری دنیا کی فتح کی خوشخبری دے کر یہ

عقاب بھیجا ہے۔"

ناگ بھی بڑا ہوشیار تھا۔ سیدھا جا کر چنگیز خان کے ہاتھ پہ بیٹھ گیا۔ چنگیز خان بہت خوش ہوا اور عقاب کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرنے لگا۔ ماریا ایک طرف کھڑی یہ سارا تماشہ دیکھ رہی تھی۔ درباری بھی خوش ہو کر خوشامدیوں کی طرح چنگیز خان کو سفید عقاب کی بشارت پہ مبارک باد دینے لگے۔ چنگیز خان نے ان کی طرف بڑے غرور سے گردن اٹھا کر کہا۔

"میں ساری دنیا کا بادشاہ ہوں۔ خاقان ہوں۔ سورج جہاں غروب ہوتا ہے وہاں تک میری حکومت ہو گی۔ دیوتا میرے ساتھ ہیں۔ یہ سفید عقاب دیوتاؤں کی نشانی ہے۔"

اس نے ایک غلام کو اشارہ کیا کہ سفید عقاب کو چاندی کے پنجرے میں ڈال دیا جائے۔ اسی وقت ایک پنجرہ لایا گیا۔ مگر سفید عقاب اوپر اُڑ گیا۔ بہت کوشش کی کہ کسی طرح وہ پنجرے میں بند ہو جائے مگر سفید عقاب قابو میں نہ آیا۔ چنگیز خان نے کہا۔

"چھوڑ دو۔ دیوتاؤں کو یہ منظور نہیں کہ سفید عقاب قید ہو۔ یہ ہمارے خیمے میں ہمارے ساتھ آزاد حالت میں رہے گا۔"

جتنی دیر چنگیز خان اپنے وزیروں سے مشورہ کرتا رہا سفید عقاب یعنی ناگ اس کے کندھے پہ بیٹھا رہا۔ ماریا بھی وہیں خیمے میں بیٹھی جھاڑ فانوس اور قیمتی پردوں کو دیکھتی رہی۔ جب چنگیز خان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدھی رات کے وقت سونے کے لیے جانے لگا۔ تو ایک سپہ سالار نے آ کر کہا۔

"خاقان اعظم! ہمارے جاسوسوں نے خبر دی ہے کہ بادشاہ بغداد نے اپنا سونے جواہرات کا خفیہ خزانہ یہاں سے دور کے کھنڈروں میں ایک خفیہ غار میں چھپایا ہوا ہے۔"

چنگیز خان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"عباسی خلیفہ نے ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ہمارے جاسوسوں نے آخر خزانے کا پتہ معلوم کر لیا۔"

پھر اس نے حکم دیا۔

"صبح ہونے سے پہلے پہلے سپاہیوں کا ایک دستہ روانہ کر دیا جائے اور انہیں تاکید کر دی کہ خزانہ لے کر واپس آئے۔"

سپہ سالار نے کہا۔

"جو حکم خاقان اعظم۔"

اور سر جھکا کر باہر چلا گیا۔ اس کے بعد دوسرا سپاہی اندر آیا اور ادب سے بولا۔

"خاقان اعظم! ہم نے بادشاہ کے سارے خاندان کو قتل کر دیا ہے۔ صرف ایک قاضی شہر کی بیٹی زندہ آپ کے لیے لے آئے ہیں تا کہ آپ کی کنیز بن کر خدمت کرے۔"

چنگیز خان نے کہا۔

"نہیں — ہمیں کسی کنیز کی ضرورت نہیں۔ جاؤ اور اسے جا کر قتل کر دو۔"

سپاہی نے کہا۔

"خاقان اعظم! وہ بڑی عبادت گزار لڑکی ہے اور خوبصورت بھی ہے۔"

چنگیز خان نے جھڑک کر کہا۔

"اسے قتل کر دیا جائے۔"

سپاہی سر جھکا کر خیمے سے باہر نکل گیا۔ ناگ اور ماریا نے جب سنا کہ یہ ظالم لوگ ایک عبادت گزار نیک لڑکی کو قتل کرنے والے ہیں جو قاضی شہر کی بیٹی ہے تو ماریا نے عقاب کے قریب آ کر کہا۔

"میں اس نیک لڑکی کی جان بچاؤں گی۔"

ناگ نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

چنگیز خان اپنی خواب گاہ میں جانے لگا تو اس کے ہاتھ پر سے سفید عقاب غائب ہو گیا۔ اس نے حیران ہو کر دیکھا کہ ایک زرد رنگ کی چڑیا پھُرر کے ساتھ خیمے سے باہر نکل گئی ہے۔ وہ اس کے پیچھے خیمے سے باہر نکل آیا۔ پہرے دار ایک دم چوکس ہو گئے۔

چنگیز خان نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرا سفید عقاب اُڑ گیا۔ دیوتا کہیں مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گئے۔
اس کو پکڑ کر لاؤ۔"

سپاہی یونہی ایک طرف کو اُٹھ دوڑے۔

ناگ زرد رنگ کی چڑیا کی شکل میں ماریا کے ساتھ ساتھ تھا اور ماریا اس سپاہی کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی جو قاضی شہر کی نیک دل مسلمان لڑکی کو قتل کرنے کا حکم لے کر جا رہا تھا۔ لشکر کے آخیر میں ایک خیمہ تھا۔ جس کے باہر حبشی غلام ننگی تلواریں لیے کھڑے تھے۔ سپاہی نے چنگیز خان کا حکم انہیں سنایا۔ خیمے کا پردہ ہٹا دیا گیا۔ اور ایک سرخ و سفید چمکتے چہرے والی پاکیزہ شکل خوبصورت لڑکی کو باہر لایا گیا جس کے چہرے پر خوف کا اثر تھا اور وہ سہمی ہوئی ہرنی کی طرح اپنے جلادوں کو تک رہی تھی۔

"اسے جنگل میں لے جا کر قتل کر دو اور اس کا سر کاٹ کر چنگیز خان کی خدمت میں پیش کرو۔"

چار سپاہی اور ایک جلاد نیک دل لڑکی کو پکڑ کر جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ ماریا اور ناگ ان کے ساتھ ساتھ تھے۔ نیکدل مسلمان عبادت گزار لڑکی منہ ہی منہ میں قرآن شریف کی آیات پڑھ رہی تھی۔ ناگ زرد چڑیا کی شکل میں اس کے سر کے اوپر اُڑ رہا تھا۔ خیموں سے نکل کر سپاہی ایک ویران علاقے میں آ گئے۔ ایک سپاہی نے مشعل تھام رکھی تھی۔ جس کی روشنی میں وہ راستہ تلاش کرتے جا رہے

تھے۔ جنگل جب بہت سنسان ہو گیا اور ویرانہ آ گیا تو ایک سپاہی نے رُکنے کا اشارہ کیا۔ سپاہی رُک گئے۔ لڑکی کو درمیان میں لایا گیا۔ سپاہی نے جلاد سے کہا۔

"اس کی گردن پر تلوار اس طرح مارو کہ اس کا سر کٹ جائے۔ ہمیں یہ سر خاقان اعظم کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔"

جلاد نے ننگی تلوار بلند کر کے کہا۔

"بڑی ہوشیاری سے گردن کاٹوں گا میرے آقا۔"

ناگ اور ماریا نے دیکھا کہ نیک دل لڑکی نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور وہ ہاتھ پھیلا کر خدا سے منہ ہی منہ میں دعا مانگ رہی تھی۔

"اسے گھٹنوں کے بل کھڑی کر دو۔" سپاہی نے کہا۔

جلاد نے آگے بڑھ کر لڑکی کو دھکا دے کر کہا۔

"گھٹنوں کے بل جھک کر گردن نیچی کر لو۔"

ماریا نے ناگ سے کہا۔

"اب کس بات کا انتظار کر رہے ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"تم جلاد کو پکڑو۔ میں دوسرے سپاہیوں کی خبر لیتا ہوں۔"

ماریا آگے بڑھ کر جلاد کے پاس آ گئی۔ جلاد لڑکی کی گردن جھکا کر تلوار کا وار کرنے کی تیاری کر رہا تھا کہ ماریا نے جلاد کی گردن پر ایک زبردست ہاتھ مارا۔ یہ ہاتھ اتنا طاقتور تھا کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلاد کے ہاتھ سے تلوار دور جا گری اور اس کی گردن کٹک کی آواز کے ساتھ ٹوٹ کر دُہری ہو گئی اور وہ مٹی کا ڈھیر بن کر گر پڑا۔ باقی سپاہی اس کی طرف دوڑ کر آئے کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ ماریا نے جلاد کی تلوار اٹھا لی تھی اور اُدھر ناگ نے ایک پل میں ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل بدل لی۔ سپاہیوں نے جو اپنے سامنے ایک سیاہ رنگ کا اژدہا دیکھا تو ڈر کر پیچھے ہٹے۔ مگر آخر چنگیز خان کی فوج کے سپاہی تھے۔ اژدہا پر حملہ کرنے کے لیے بڑھے۔ اژدہا کے منہ سے آگ کا ایک شعلہ نکلا۔ جس نے ایک سپاہی کو جلا کر راکھ کر دیا۔ دوسرا سپاہی تلوار کا وار کرنے لگا تو اژدہا کے منہ سے نکلے ہوئے شعلے نے اسے بھی جلا کر بھسم کر دیا۔ مشعل والا سپاہی مشعل پھینک کر بھاگا تو اس کے ماریا نے تلوار سے دو ٹکڑے کر دیے۔ اب صرف ایک سپاہی ہی باقی رہ گیا تھا۔ وہ ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اژدہا بھی درخت کے نیچے آ گیا اور آتے ہی غائب ہو گیا۔

نیک دل لڑکی یہ سارا تماشہ حیران کھڑی دیکھ رہی تھی۔ وہ اسے خدائی مدد سمجھ رہی تھی کہ خدا نے اس کی دعا قبول کر لی۔ اور اس کو بچانے کے لیے غیبی مدد بھیج دی۔ ناگ چھوٹے سانپ کی شکل میں درخت پر چڑھ گیا اور شاخوں میں چھپے ہوئے سپاہی کو ڈس دیا۔ سپاہی چیخ مار کر نیچے گرا اور پھر

نہ اُٹھ سکا۔ ناگ کے زہر کو کوئی انسان دو سیکنڈ سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

جب میدان صاف ہو گیا تو ناگ درختوں کے پیچھے آ گیا۔ ماریا بھی اس کے پاس آ گئی۔ ناگ نے کہا: "میں اس لڑکی کے پاس جا رہا ہوں۔ ہم اپنا آپ اس پر ظاہر نہیں کریں گے۔"

اتنا کہہ کر ناگ نیک دل لڑکی کے پاس انسانی شکل میں آیا اور بولا۔ "بہن! تم کون ہو اور یہ لوگ کون تھے۔ میں چھپ کر سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ ایک اژدہا نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔"

نیک دل لڑکی نے کہا: "بھائی! میں بغداد کے قاضی شہر کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ میرے ماں باپ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ یہ سپاہی میرا سر کاٹنے یہاں لائے تھے کہ خدا نے میری مدد کو ایک اژدہا بھیج دیا۔"

ناگ نے کہا: "خدا کا شکر ہے تمہاری جان بچ گئی۔ بہن! مجھے بتاؤ، میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ میں مصر کا باشندہ ہوں اور میرا نام ناگ ہے۔"

لڑکی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا: "میرا اب سوائے میرے ایک بڑے بھائی کے دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ وہ شہر بابل کے کھنڈر کے پاس والے گاؤں میں رہتا ہے جو یہاں سے کافی دور ہے۔ اگر تم مجھے میرے بھائی کے پاس پہنچا سکو تو خدا تمہارا بھلا کرے گا۔"

ناگ نے کہا: "بہن! مجھے تمہیں تمہارے بھائی کے پاس پہنچا کر بڑی خوشی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو گی۔ آؤ میرے ساتھ۔ کیا تمہیں گاؤں کا راستہ آتا ہے۔"

"ہاں۔ میں کئی بار وہاں جا چکی ہوں۔ لیکن ہم پیدل نہیں جا سکتے۔ گاؤں بہت دور ہے۔"

ناگ بولا: "میں گھوڑوں کا بھی بندوبست کر لوں گا۔ آؤ میرے ساتھ۔"

ناگ اور ماریا نے اس لڑکی کو ساتھ لیا اور راستے میں ایک خیمے کے باہر سے دو گھوڑے کھولے۔ اس پر سوار ہوئے اور بابل کے کھنڈروں والے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ وہی علاقہ تھا۔ جہاں بابل کے کھنڈر میں ایک کنوئیں میں عنبر بند کر دیا گیا تھا۔

کیا ماریا اور ناگ کو عنبر مل گیا؟

عنبر سے ان کی ملاقات کیسے ہوئی؟

چنگیز خان سے پہلے مسلمان صلاح الدین ایوبی کے حملے کے وقت ناگ ماریا عنبر کہاں تھے؟

یروشلم کی فتح اور عنبر ناگ ماریا کے کارنامے پڑھنے کے لیے عنبر ناگ ماریا کی واپسی کی اگلی قسط ۲۹

آج ہی

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب کریں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

موت کے تعاقب کی واپسی

عنبر ناگ ماریا

۵ ہزار سالہ سفر کی پُراسرار اور سنسنی خیز داستان

مُصنّف: اے حمید

۱ - لاش سے ملاقات ۴/-
۲ - جہاز ڈوب گیا ۴/-
۳ - سمندر کی چڑیل ۴/-
۴ - پُراسرار غار کی مورتی ۴/-
۵ - ناگ لندن میں ۴/-
۶ - تابوت میں سانپ ۴/-
۷ - موت کا دریا ۴/-
۸ - سانپ کا انتقام ۴/-
۹ - سانپ کی آواز ۴/-
۱۰ - ناگ کا قتل ۴/-
۱۱ - شاہ بلوط کا خزانہ ۴/-
۱۲ - پتھر کا ہاتھ ۴/-
۱۳ - طوفانی سمندر کا بھوت ۴/-
۱۴ - ڈائنا سورس کا جزیرہ ۴/-
۱۵ - سیاہ پوش سایہ ۴/-
۱۶ - انسانی بلی ۴/-
۱۷ - سانپوں کا جنگل ۴/-
۱۸ - ماریا اور بن مانس ۴/-
۱۹ - قبر نما انسان ۴/-
۲۰ - لکشمی دیوی کا انتقام ۴/-
۲۱ - ناگ اور جادوئی ترشول ۴/-
۲۲ - ناگ عنبر مقابلہ ۴/-
۲۳ - لاش کی چیخ ۴/-
۲۴ - آسیب کی رات ۴/-
۲۵ - ننانوے سیڑھیوں کا راز (خاص نمبر) ۱۱/-
۲۶ - عنبر پھانسی کی کوٹھڑی میں ۴/-
۲۷ - ماریا اور جادوگر سانپ ۴/-
۲۸ - نقلی ناگ کی سازش ۴/-
۲۹ - بابل کی بدروحیں ۴/-
۳۰ - قبر کی دلہن ۴/-

نیا مکتبہ اقراء ۱۲/بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور